SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 | Tameerurdu@gmail.com | نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن | ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 282 Monday 20th Oct 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۸۲ رمورخہ، ۲۰ راکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۲۵ ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

بہار میں نتیش کے دور کا خاتمہ یقینی، 'انڈیا' پُرعزم

نئی دہلی: بہار میں پہلے مرحلے کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کا عمل مکمل ہونے کے بعد انتخابی مہم نے زور پکڑنا شروع کردیا ہے۔ اس بیچ جہاں اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' جو بہار میں ''مہا گٹھ بندھن'' کہلاتا ہے، کے سیٹوں کے بٹوارے کا اعلان نہ ہونے پر اس میں انتشار کی خبروں کو ہوادی جارہی ہے وہیں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ این ڈی اے پوری طرح متحد ہے۔ اس کے برخلاف زمینی حقیقت یہ ہے کہ اس میں اندرونی چپقلش اپنے عروج پر ہے جس میں امیت شاہ کے اس بیان نے اضافہ کردیا ہے کہ الیکشن نتیش کمار کی قیادت میں لڑا جائے گا مگر اگلا وزیراعلیٰ کون ہوگا اس کا فیصلہ اتحاد میں شامل پارٹیوں کے لیڈر کریں گے۔ حالانکہ بہار میں پہلے مرحلے کی پولنگ ۶ رنومبر کو ہونی ہے جبکہ ۱۱ رنومبر کو دوسرے مرحلہ کی پولنگ کے بعد ۱۴ رنومبر کو نتائج کا اعلان ہوگا تاہم این ڈی اے میں امیت شاہ کے بیان کے بعد ابھی سے وزارت اعلیٰ کیلئے رسہ کشی تیز ہوگئی ہے۔ جے ڈی یو اور بی جے پی دونوں ۱۰۱-۱۰۱ رسیٹوں پر الیکشن لڑ رہی ہیں۔ زعفرانی پارٹی اس بات کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہی ہے کہ این ڈی اے اتحاد اکثریت حاصل کرے اور بی جے پی کو جے ڈی یو کے مقابلے میں زیادہ نشستیں ملیں۔ اس صورت میں ریاست میں بی جے پی کا پہلا وزیراعلیٰ بننے کی راہ ہموار ہوجائے گی۔ امیت شاہ کے بیان کو اسی پس منظر میں دیکھا جارہا ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق ان اندیشوں کے پیش نظر کہ وزارت اعلیٰ نہ ملنے پر نتیش کمار الیکشن بعد پالا بدل سکتے ہیں، زعفرانی پارٹی نے جے ڈی یو پر اپنی پکڑ مضبوط کرلی ہے۔ ذرائع کے مطابق نتیش کمار اپنی پارٹی کے جن لیڈروں کو اپنا معتمد سمجھتے ہیں، ان میں سے بہت سوں کو زعفرانی پارٹی نے اپنے اعتماد میں لے لیا ہے تاکہ اگر نتیش الیکشن بعد کوئی ''حرکت'' کریں تو جے ڈی یو میں بغاوت کروا کر اراکین اسمبلی کو بالکل اسی طرح اپنے خیمے میں کیا جاسکے جس طرح مہاراشٹر میں اُدھو کی شیوسینا کو توڑ کر شندے سینا بنائی گئی۔ اس پس منظر میں امیت شاہ کے بیان کو نتیش کمار کیلئے نوشتہ دیوار کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ سمجھا جارہا ہے کہ مہا گٹھ بندھن کے برسر اقتدار آنے پر تو نتیش کمار کا وزیر اعلیٰ بننا ناممکن ہے ہی، این ڈی اے اگر ایک بار پھر اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تب بھی نتیش کیلئے وزارت اعلیٰ کی کرسی پر فائز رہنا ممکن نہیں رہ گیا۔ بہار میں بی جے پی کو اراکین اسمبلی کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی پارٹی بنانے کیلئے وزیراعظم مودی ۲۴ راکتوبر سے مشن پر جٹ جائیں گے۔ وزیراعظم مودی بہار میں ۱۰ رعوامی جلسوں سے خطاب کریں گے جبکہ امیت شاہ ۲۵ رریلیوں کا حصہ ہوں گے۔ کم وبیش اتنی ہی ریلیاں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر ٹرانسپورٹ نتن گڈکری کریں گے۔ بہار میں وزیراعظم کی پہلی ریلی ۲۴ر اکتوبر کو سمستی پور میں ہوگی۔ وہاں سے وہ بیگوسرائے پہنچ کر ریلی کریں گے۔ اس کے بعد ۲۹ راکتوبر کو وہ پھر بہار میں ہوں گے تاہم اس دن کن مقامات پر ریلیوں سے خطاب کریں گے۔

امسال پانچویں اور آٹھویں کے علاوہ چہارم اور ہفتم کے بھی اسکالرشپ امتحانات ہوں گے

نئی دہلی: حکومت نے پری اپر پرائمری اور پری سیکنڈری اسکالرشپ امتحان کی سطح پنجم سے چہارم اور ہشتم سے ہفتم کی تبدیلی کو منظوری دے دی ہے۔ اسکالرشپ امتحان میں تبدیلی تعلیمی سال ۲۶-۲۰۲۵ء سے نافذ کی جائے گی۔ اس کی وجہ سے، تعلیمی سال ۲۶-۲۰۲۵ء میں کلاس پنجم اور ہشتم کے امتحانات فروری ۲۰۲۶ء کے دوسرے یا تیسرے اتوار کو منعقد کئے جائیں گے جبکہ کلاس چہارم اور کلاس ہفتم کے امتحانات اپریل یا مئی ۲۰۲۶ء کے کسی اتوار کو منعقد کئے جائیں گے۔ ۲۷-۲۰۲۶ء سے چہارم اور ہفتم کے اسکالرشپ امتحانات ہی منعقد کئے جائیں گے جبکہ پنجم اور ہشتم کے اسکالرشپ امتحانات بند کردیئے جائیں گے۔ چونکہ امسال ان جماعتوں کے طلبہ نے بھی اسکالرشپ امتحانات کی تیاری کی ہے اس لئے ان کے امتحانات لئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ اسکالرشپ امتحان کا انعقاد شہری اور دیہی علاقوں کے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کے غریب، ہونہار اور ذہین

گری راج کی زہر افشانی۔۔۔

نمک حراموں کا ووٹ نہیں چاہیئے

نئی دہلی: اسمبلی انتخابات سے مسلمانوں کے خلاف مرکزی وزیر گری راج سنگھ کے متنازع بیان نے بہار کی سیاست کو گرمادیا ہے۔ جے ڈی یو نے بھی اس کو جائز ٹھہرایا ہے۔ پارٹی کے چیف ترجمان نیرج کمار نے کہا کہ سبھی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات کے اظہار کیلئے جن الفاظ کا استعمال کرنا چاہے کرے۔ گری راج سنگھ نے ایک انتخابی ریلی کے دوران کہا کہ مرکزی حکومت سرکاری اسکیموں میں کوئی تفریق نہیں کرتی۔ مسلم سماج کے لوگ بھی اس سے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ مودی کسی کو گالی بھی نہیں دیتے، اس کے باوجود مسلم انہیں ووٹ نہیں دیتے ہیں۔ اس لیے جو احسان نہیں مانتا اسے تو نمک حرام ہی کہیں گے۔ آر جے ڈی کے ترجمان مرتنجے تیواری نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ بی جے پی لیڈر ہندو مسلم کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ وہ بڑھتی بے روزگار، مہنگائی، بہتر تعلیم اور طبی سہولیات کے بارے میں باتیں نہیں کرسکتے۔ آزاد ایم پی پپو یادو نے کہا کہ ''میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے اندر جھانک کر دیکھئے اور پہچانئے کہ آزادی کی لڑائی کے دوران کون غدار تھے۔ بھارت کے سب سے بڑے دشمن کو پہچانئے، جنہوں نے انگریزوں کی خدمت کی ان کی حکومت کو قائم رکھا۔ نمک حرام وہ لوگ تھے جو انگریزوں کا ساتھ دیتے ہوئے اپنے دوستوں کی آزادی کا مطالبہ کررہے تھے۔ کانگریس ترجمان سریندر راجپوت نے کہا کہ ان کا (گری راج سنگھ) کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ ہندو مسلم، مسجدوں کے نیچے مندر تلاش کرنے اور پاکستان کا ویزا جاری کرنے کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔

پاکستان اور افغانستان میں فوری جنگ بندی پر اتفاق

قطر کی وزارتِ خارجہ کی جانب سے جاری کیے گئے بیان کے مطابق پاکستان اور افغانستان نے فوری طور پر جنگ بند کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔ پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے بھی جنگ بندی معاہدے کی تصدیق کی ہے۔ قطر کی وزارتِ خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ قطر اور ترکی کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ فریقین جنگ بندی کو برقرار رکھنے کے لیے بات چیت جاری رکھیں گے۔ قطری وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق فریقین نے اتفاق کیا ہے کہ دیرپا امن اور استحکام کے لیے فریقین ایک لائحہ عمل بنائیں گے جس کے ذریعے دونوں ملکوں میں سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس معاہدے سے دونوں ملکوں کے درمیان سرحدوں پر تناؤ ختم ہوگا اور دونوں برادر ملک مستقبل میں خطے میں امن و استحکام کی بنیاد رکھیں گے۔ معاہدے کے بعد خواجہ آصف کی جانب سے ایکس پر جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ معاہدے کے بعد 'افغانستان سے دہشت گردی' کا سلسلہ فی الفور بند ہوگا اور دونوں ہمسایہ ملک ایک دوسرے کی سرزمین کا احترام کریں گے۔ خواجہ آصف کے مطابق 25 اکتوبر کو استنبول میں دوبارہ وفود کے درمیان ملاقات ہوگی اور تفصیلی بات چیت ہوگی۔ خیال رہے کہ سنیچر کو قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ہونے والے مذاکرات میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر دفاع خواجہ آصف نے کی تھی۔ پاکستان کے سرکاری ٹی وی پی ٹی وی کے مطابق ان مذاکرات میں آئی ایس آئی کے سربراہ اور مشیر قومی سلامتی لیفٹیننٹ جنرل عاصم ملک بھی شریک ہوئے۔ طالبان وفد کی قیادت طالبان حکومت کے وزیر دفاع ملا یعقوب کررہے ہیں اور طالبان کے انٹیلی جنس کے سربراہ مولوی عبدالحق وثیق بھی وفد میں شامل تھے۔

'امید پورٹل' پر وقف املاک کا رجسٹریشن کرانے کی اپیل

وقف املاک کو سرکار کی جانب سے بنائے گئے 'امید پورٹل' پر رجسٹرڈ کرایا جائے۔ یہ اپیل کرتے ہوئے اتوار کو اسلام جمخانہ میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر اور وقف بورڈ کے اشتراک سے خصوصی نشست رکھی گئی۔ اس میں وقف بورڈ کے سی او اور چیئرمین بھی شریک ہوئے۔ حکومت کی جانب سے رجسٹریشن کے لئے ۶ رماہ کی جو مدت طے کی گئی تھی، وہ ختم ہونے میں ڈیڑھ ماہ ہی بچے ہیں، اس لئے اب دیر نہ کی جائے۔ اس تعلق سے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے بھی متوجہ کیا گیا۔ جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی کی جانب سے بیان بھی جاری کیا گیا ہے کہ جلد سے جلد رجسٹریشن کرایا جائے، ورنہ وقف املاک کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ واضح ہو کہ پہلے اس کی شدید مخالفت کی گئی تھی اور اسے حکومت کی چال قرار دیا گیا تھا مگر اب رائے اس لئے بدل گئی ہے کیونکہ سپریم کورٹ نے وقف ترمیمی قانون سے متعلق اپنے عبوری فیصلے میں اس پر روک نہیں لگائی اور حکومت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش بھی کامیاب نہ ہوسکی، چنانچہ اب پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ نے رجسٹریشن کیلئے متوجہ کیا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ تاخیر کرنے یا رجسٹریشن نہ کرانے سے وقف املاک مساجد، مدارس، خانقاہ، مقابر اور امام بارگاہ وغیرہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وقف املاک کے رجسٹریشن کے لئے لوگوں کی رہنمائی کی جائے گی اور جگہ جگہ جمعیۃ کی جانب سے سینٹر بنائے جائیں گے تاکہ لوگوں کی مدد اور ان کی رہنمائی کی جاسکے اور وہ آسانی سے رجسٹریشن کراسکیں۔ مولانا قاسمی کے مطابق ابھی امید پورٹل پر محض پہلے سے وقف بورڈ میں رجسٹرڈ املاک ہی کا رجسٹریشن ہوگا۔ وقف بورڈ کے مطابق ممبئی اور ریاست بھر میں ایسی تقریباً ۱۸ ر ہزار املاک ہیں۔ مولانا حلیم اللہ نے نمائندۂ انقلاب کے استفسار پر رجسٹریشن کی حمایت کا سبب یہ بتایا کہ سپریم کورٹ نے اس پر روک نہیں لگائی، ابھی حتمی فیصلہ آنا باقی ہے اور رجسٹریشن سے کوئی نقصان بھی نہیں ہے۔ اس لئے جلد سے یہ کام پورا کیا جائے کیونکہ ۵ ردسمبر آخری تاریخ ہے۔ حالانکہ پرسنل لاء بورڈ نے تاریخ میں توسیع کے لئے عدالت سے درخواست کی ہے۔ ممبئی امن کمیٹی کے صدر فرید شیخ نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا بھی رجسٹریشن کرانے کیلئے ہدایت نامہ آگیا ہے، اس لئے کوئی پس وپیش نہ رہے۔ حاضرین میں سے کئی لوگوں نے اتنی تاخیر سے رجسٹریشن کی حمایت پر سوال کیا۔ اسی طرح یہ بھی پوچھا گیا کہ جہاں ٹرسٹیان میں اختلاف ہے وہاں کیا ہوگا؟ تو اس کا سی او نے یہ جواب دیا کہ دونوں معاملات مختلف ہیں، اس سے رجسٹریشن کرانے میں دقت نہیں ہوگی۔ نظام الدین راعین (کانگریس) نے سوال کیا کہ پارلیمنٹ میں مختار عباس نقوی کے ذریعے اس وقت پیش کردہ وقف قانون جس کی بی جے پی کے لیڈران آنجہانی ارون جیٹلی اور سشما سوراج نے بھی حمایت کی تھی، وہ درست تھا یا اس وقت نیا متعارف کرایا گیا ترمیمی قانون صحیح ہے، اس کا وقف بورڈ کے سی او اور چیئرمین کوئی واضح جواب نہ دے سکے۔ البتہ ان افسران کی جانب سے رجسٹریشن کرانے اور اس کے لئے ریاست کے ہر ضلع میں دفتر قائم کرنے، ہر ممکن رہنمائی کرنے اور اب تک بڑی تعداد میں رجسٹریشن کرالینے کا حوالہ دیا گیا۔ اس موقع پر قاضی محمد شفیع، وقف بورڈ کے رکن احمد پٹھان نے بھی اظہار خیال کیا، جنید سید اور عبدالسہیل نے پروجیکٹر کے ذریعے امید پورٹل پر حاضرین کو اپلوڈنگ کا طریقہ بتایا۔ مفتی محمد یوسف قاسمی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

سنگھ میں جنسی استحصال کا معاملہ: خودکشی کرنے والے نوجوان کا ویڈیو ملا، ملزم کا نام موجود

ترواننت پورم: کیرالہ کے کوٹائم ضلع میں ایک آئی ٹی پروفیشنل کی موت کے معاملے میں نیا موڑ آ گیا ہے۔ واقعے کے ایک ہفتے بعد اس کے لیپ ٹاپ سے ایک ویڈیو برآمد ہوئی تھی۔ ویڈیو میں مبینہ طور پر ایک شخص کا نام ہے جس نے مبینہ طور پر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ آئی ٹی پروفیشنل کی خودکشی اور آر ایس ایس کی شاخوں میں جنسی استحصال کے الزامات نے سیاسی طوفان کھڑا کردیا ہے۔ بدھ کو سامنے آنے والی ویڈیو میں، اس نے کہا کہ اسے اس کا خودکشی نوٹ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے تین سال کی عمر سے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ اس نے الزام لگایا کہ ایک شخص، جواب شادی شدہ ہے، نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ بچپن میں اس نے جس زیادتی کا سامنا کیا اس سے ذہنی صحت کے مسائل پیدا ہوئے۔ بچپن میں، وہ بولنے سے ڈرتا تھا کیونکہ جنسی استحصال کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ ٹیچی کنے گزشتہ جمعرات کو ترواننت پورم میں خودکشی کی تھی اپنی موت کے بعد ایک انسٹا گرام پوسٹ میں، اس نے الزام لگایا کہ اسے آر ایس ایس شاکھا میں کام کرتے ہوئے جنسی طور پر ہراساں کیا گیا اور اس بدسلوکی نے اسے افسردہ کردیا۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا کہ آر ایس ایس شاکھاوں میں ہراساں کرنا جاری ہے۔ آر ایس ایس نے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور اپنی شاکھاوں میں جنسی ہراسانی کے دعووں کی تردید کی ہے۔** ویڈیو پولیس کے حوالے کردی گئی۔ اہل خانہ کے مطابق یہ ویڈیو اس وقت ملی جب ان کی موت کے چند روز بعد ان کا لیپ ٹاپ کھولا گیا۔ خاندان کے ایک رکن نے بتایا کہ انہوں نے لیپ ٹاپ پر کاغذ کا ایک ٹکڑا چھوڑا تھا، جس میں پاس ورڈ اور سسٹم کو ان لاک کرنے کا پیغام تھا۔ ان کی موت کے چند دن بعد لواحقین نے سسٹم کھول کر ویڈیو برآمد کی۔ اسے پولیس کے حوالے کردیا گیا۔* سنگھ نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا۔ آر ایس ایس جنوبی کیرلم کے شریک صوبائی سکریٹری کے بی سری کمار نے کہا کہ ہمارے ایک رضا کار کی موت افسوسناک اور بدقسمتی ہے۔

نوناتھ انا شیرالے بیڑ میونسپل کارپوریشن کو شرساگر سے آزاد کرائیں گے

بیڑ (نمائندہ) بیڑ شہر میں اس وقت میونسپل کارپوریشن کا سیاسی ماحول گرم ہے۔ اس پس منظر میں گزشتہ 35 سالوں سے شیر ساگر نے بیڑ شہر کی کوئی ترقی نہ کرتے ہوئے سب کچھ برباد کردیا ہے۔ کیونکہ بیڑ شہر کو پانی کی فراہمی میں بھی شرساگر ناکام رہے ہیں۔ شہر کے لوگوں کو 15 سے 20 دن کے وقفے سے پانی ملتا ہے، وہ بھی ناپاک پانی۔ کچھ علاقوں میں پانی میں مردہ کتے پائے گئے ہیں، جس سے لوگوں کی صحت بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اسی وجہ سے بیڑ شہر اور اس کے اطراف کے تمام شہری ناراض ہیں۔ اس لیے شرساگر کو اب میونسپل انتخابات لڑنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور بیڑ میونسپل کونسل کے سابق چیئرمین نوناتھ انا شیرالے پاٹل نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے بیڑ شہر کے تمام عوام سے اپیل کی ہے کہ آپ ان لوگوں کو ووٹ کی شکل میں کوئی آشیرباد نہ دیں جنہوں نے بیڑ شہر کو برباد کیا ہے۔ انہیں اپنے دروازے پر بھی کھڑا نہ کریں، انہیں کوئی جگہ نہ دیں اور انہیں ان کی اوقات دکھائیں۔ نوناتھ انا شیرالے پاٹل نے بیڑ شہر کے تمام ووٹر بھائیوں اور بہنوں سے یہ اپیل کی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی رہنما اور مہاراشٹر کی وزیر محترمہ پنکجا تائی منڈے اور سابق رکن پارلیمنٹ پرتم تائی منڈے جو امیدوار دیں گی، اسے ہم پوری طاقت سے جتوائیں گے۔ ہم بیڑ میونسپل کارپوریشن کو پوری طاقت لگا کر شیر ساگر سے آزاد کریں گے۔ بی جے پی کی طرف سے دیا گیا میونسپل چیئرمین کا امیدوار اور تمام کونسلرز جیت کر بیڑ شہر کے تمام شہریوں کی خدمت کریں گے۔ نوناتھ انا شیرالے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اب ہم پنکجا تائی کے احکامات کا انتظار کررہے ہیں کہ وہ کون سا امیدوار دیتی ہیں۔ وہ امیدوار ہم پوری طاقت سے جتوائیں گے اور بیڑ میونسپل کارپوریشن کو ہمیشہ کے لیے شرساگر سے آزاد کریں گے۔

ضلع سطح کے شالیہ تیر اندازی مقابلے میں ملیہ گرلز اسکول کی طالبہ شیخ منزہ فاطمہ کامیاب

بیڑ (نامہ نگار) ملیہ گرلز ہائی اسکول کی طالبہ شیخ منزہ فاطمہ نظیر نے ضلع سطح کے شالیہ تیر اندازی مقابلے میں تیسرا مقام حاصل کر کے ریاستی سطح کے لیے انتخابی حق حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی پر انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے سیکریٹری خان صبیحہ باجی، ہائی اسکول و جونیئر کالج کے پرنسپل صدیقی عرفان سعداللہ، نائب صدر مدرس خورشید احمد، سپروائزر نسرین فرحانہ اور تمام تدریسی و غیر تدریسی عملے نے طالبہ کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ مستقبل میں بھی اسی طرح کامیابی حاصل کرتی رہیں گی۔

فلوروسینٹ اردو اسکول اور سر قاضی وکیل احمد اردو اسکول اینڈ جونیئر کالج کے اشتراک سے اردو ادبی محفل، مشاعرہ و موسیقی کا شاندار پروگرام

بیڑ (نامہ نگار) فلوروسینٹ اردو پرائمری اسکول بیڑ اور سر قاضی وکیل احمد اردو اسکول اینڈ جونیئر کالج بیڑ کی جانب سے حال ہی میں ہوٹل گولڈن چوائس میں اردو ادبی محفل، مشاعرہ و موسیقی کے عنوان سے اردو زبان کے فروغ اور اشاعت کے لیے پروگرام 2025 کا شاندار اور منفرد انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے صدر مقام پر ڈاکٹر کفیل فاروقی رہے جبکہ مہمانِ خصوصی کے طور پر کے ایس کے کالج کی اردو کی محترمہ پروفیسر ڈاکٹر سیدہ شہناز پروین، ملیہ سینئر کالج کے اردو کے سینئر پروفیسر ڈاکٹر ناصر باغباں اور فلوروسینٹ اسکول بیڑ کی پرنسپل ڈاکٹر سیدہ صبوحی، پرنسپل سر قاضی وکیل احمد، ڈاکٹر سیدہ روحی الماس، صنا آفریں، عائشہ ترنم، شیخ ریشماں، احتشام الدین، شیخ زنیرہ، شیخ فرید، انور ہاشمی سمیت تدریسی عملہ، اسکول کے سیکڑوں طلبہ و والدین اور دیگر شہری موجود تھے۔

حضرت مولانا عبدالباقی رح، ہزاروں سوگواروں کے درمیان سپرد لحد، فرزند حافظ انس نے نماز جنازہ پڑھائی

بیڑ (تعمیر نیوز): زم زم کالونی بیڑ کے ہردلعزیز عالمِ دین، معلم، ناظم، تاجر اور سماجی خدمتگار حضرت مولانا عبدالباقی حسامی ولد مولوی عبدالرزاق 17 اکتوبر کی دوپہر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون۔ ان کی عمر پچاس برس تھی۔ مولانا عبدالباقیؒ نے نہایت کم عرصے میں اپنی علمی و دینی شناخت قائم کی۔ بیڑ شہر اور اطراف میں مکاتب کے قیام، ان کے کامیاب جلسوں اور ملک کے ممتاز علمائے کرام کی آمد کے انتظام سے عوام الناس کو دینی و فکری فیضان سے بہرہ مند کیا۔ انہوں نے مدرسہ مبلغ الاسلام کے ذریعے شہر میں دینی و عصری تعلیم کے امتزاج کا مضبوط نظم قائم کیا۔ اسی طرح شعبہ خدمتِ خلق کے پلیٹ فارم سے ہزاروں ضرورت مندوں کی کفالت کا بیڑا اٹھایا تھا تجارتی میدان میں بھی ان کی خدمات نمایاں رہیں۔ مشروب زم زم بوٹلنگ کو انہوں نے پورے علاقے میں منفرد پہچان دلائی۔ حال ہی میں انہوں نے خاص باغ اُڑت مارکیٹ کے قریب ایک وسیع و عریض اسکول کی عمارت تعمیر کروائی تھی، جو ان کے علم و خدمت کے جذبے کی روشن مثال ہیں۔ ان کے برادران محمد عتیق اور محمد نوید نے ہمیشہ ان کے مشن میں بھرپور تعاون کیا۔ 18 اکتوبر کی صبح دس بجے ان کی نمازِ جنازہ مدرسہ مبلغ الاسلام کے روبرو اُڑت مارکیٹ میدان میں ادا کی گئی، جس کی امامت ان کے صاحبزادے حافظ انس نے کی۔ مراٹھواڑہ بھر کے علمائے کرام، مکاتب و مدارس کے ذمہ داران، شاگردانِ عزیز اور ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں مرحوم کو تکیہ مسجد قبرستان میں دعا و درود کے روح پرور ماحول میں سپردِ لحد کیا گیا۔ ماحول نہایت رقت آمیز تھا، ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل مغموم نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ادارۂ تعمیر اس غمِ عظیم میں برابر کا شریک ہے۔

تمام طبقات کی خدمت ہی میری زندگی کا نصب العین

تلنگانہ میں 25 اکتوبر سے جاگروتی جنم باٹا یاترا

حیدرآباد (نامہ نگار) * چار ماہ تک منعقد شدنی یاترا کے دوران عوام کی آواز کو سنا جائے گا: کے کویتا * صدر تلنگانہ جاگروتی کلواکنٹلہ کویتا نے ''جاگروتی جنم باٹا'' پوسٹرس کی رسم اجراء انجام دی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 25 اکتوبر سے 13 فروری تک چار ماہ کے دوران 33 اضلاع میں یہ یاترا منعقد کی جائے گی۔ کلواکنٹلہ کویتا نے واضح کیا کہ یہ پروگرام تلنگانہ عوام کی آواز سننے کے لئے منعقد کیا جارہا ہے اور اس کا مقصد سماجی تلنگانہ کے قیام کی جدوجہد کو آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کے سی آر تلنگانہ کے معمار اور عظیم قائد ہیں، لیکن راستے جدا ہوجانے کی وجہ سے ''جنم باٹا'' کے پوسٹر میں ان کی تصویر شامل نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کے سی آر کی بے ادبی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کلواکنٹلہ کویتا نے کہا کہ تلنگانہ بھر میں عوامی مسائل پر جاگروتی مسلسل جدوجہد کررہی ہے، کل ہی ہم نے گروپ۔1 امیدواروں کے لئے جدوجہد کی۔ کتنی ہی مشکلات حل کی گئی ہیں مگر کانگریس دور میں ہر دن نئے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ کانگریس حکومت میں ریاست طرح طرح کی پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے۔ دیہاتوں میں یوریا کی کمی کا مسئلہ ہے تو شہروں میں اور بھی کئی مسائل درپیش ہیں۔ حکومت عوامی مسائل کے حل پر توجہ دینے کے بجائے حزب اختلاف کو نشانہ بنا رہی ہے۔ قومی پارٹی ہونے کے باوجود بی جے پی بھی کوئی کام نہیں کررہی ہے۔ آٹھ ایم پیز اور آٹھ ایم ایل اے ہونے کے باوجود بی جے پی نے تلنگانہ کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں دیا۔ کویتا نے کہا کہ آج تلنگانہ کے ہر گاؤں میں غیر یقینی کیفیت ہے۔ کے سی آر دور حکومت میں عوام کو جو فائدے ملے، وہ اب نہیں مل رہے ہیں۔ ماضی میں کے سی آر کٹ جیسی اسکیم سے عوام مستفید ہورہے تھے، مگر یہ حکومت عوام کو ان سہولتوں سے محروم کررہی ہے۔ تلنگانہ کے قیام کے بعد بھی اگر عوام کو خصوصی ریاست کے فوائد حاصل نہیں ہورہے ہیں تو اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ جاگروتی تنظیم نے ہمیشہ اپنا فریضہ انجام دیا اور تب بھی ہم نے کے سی آر کی تصویر استعمال نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب میں بی آر ایس سے رکن پارلیمنٹ بنی، تب ہم نے ان کی تصویر لگائی کیونکہ وہ پارٹی کے سربراہ تھے اور ہم نے دیانت داری سے پارٹی اور حکومت کے لئے کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اسکیمات کو عوام تک پہنچانے کے لئے ہم نے دل سے کوشش کی، مگر اب مجھے بی آر ایس سے معطل کردیا گیا ہے۔ میں ابتدا سے ہی سماج کے تئیں فکرمند رہی ہوں اور اسی فکر کے باعث تلنگانہ تحریک میں اپنی جان کی بازی لگائی۔ اسی جذبہ کے تحت میں نے ہمیشہ کہا کہ ہم نے جغرافیائی تلنگانہ تو حاصل کرلیا ہے مگر اب ہمیں سماجی تلنگانہ حاصل کرنا ہے۔ سماجی تلنگانہ کا مطلب صرف بی سی، ایس سی اور ایس ٹی طبقوں کے لئے نہیں بلکہ او سی طبقے کے غریبوں، خواتین اور نوجوانوں سمیت تمام طبقات کو مساوی مواقع دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات پر مجھ پر الزام لگایا گیا اور سازش کے تحت پارٹی سے نکالا گیا، لیکن میں آج بھی وہی کہہ رہی ہوں کہ ہمیں سماجی تلنگانہ حاصل کرنا ہے۔ سب کے لئے حقوق کو یقینی بنانا ہی ہمارا مقصد ہے۔ سماجی تلنگانہ کوئی نعرہ نہیں بلکہ یہ ہمارا پالیسی فیصلہ ہے۔ جب تک جاگروتی قائم ہے، ہم ہر طبقے کی فلاح کے لئے پرعزم رہیں گے۔ ہمارے لئے عوام ہی اصل رہنما ہیں، بڑے بڑے لیڈروں کو ہرانا یا عام آدمیوں کو جتوانا سب عوام کے ہاتھ میں ہے، اسی لیے ہم عوام کے درمیان جارہے ہیں۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

انسان نے بڑا مشکل راستہ چن لیا

> ہر انسان وقت آخر کو اپنے سر پر کھڑا دیکھ رہا ہے، لادینی نظام جس سرعت سے اپنے انجام کو بڑھ رہا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے، اس سے گریز صرف ایک ہی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے، کہ وہ نہ ہو اور نہ ہونے کا ایک ہی ثبوت ہو کہ وہ خطا کا مرتکب ہو اور خطا اس کی کتاب اور ذکر سے پرکھی جا سکتی ہے، اور قرآن کے بغیر یہ کسی حال میں ممکن نہیں۔

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

بہت مشکل دور سے انسان گزر رہا ہے، تسخیر کائنات کے سراغ نے انسانی عقل کو آسیب کی طرح چاٹ لیا ہے، وہ کون سا ایسا کرشمہ تھا جو ماضی میں نہیں ہوا رسولوں کے معجزات اور اولیاء کی کرامات بظاہر عجیب نظر آتی ہے، مگر یہ تو ایک اصول کی وضاحت کرتی ہیں، ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا اپنی فطرت سے گریز کر جانا معجزہ سہی مگر اصول بھی تو ہوگا اور اگر صدیوں کی محنت کے بعد سائنس محنت شاقہ سے اشیاء کی ماہیت اور نوعیت کے اصول دریافت کر لے تو کیا عجیب ہے، قوم موسیٰ پر بادلوں کے سائے صحرا میں چھاؤں، عصائے موسیٰ سے بارہ چشموں کا ظہور، حضرت عیسیٰ کا کوڑھی، برص زدہ اور دیوانگی کا علاج، مردہ کو زندہ کرنا بظاہر اسباب کے بغیر ہی تھا، یہ زمین کی تسخیرات ہیں، معراج کے خوبصورت واقع میں وسعت کائنات کو محدود اور مختصر نہیں کیا گیا اس سے بڑھ کر انگشت مبارک رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے زمین کے باشندوں کو حکومت کائنات اور خلافت زمین و آسمان کی نوید نہیں سنائی پانچ ہزار اصحاب انگشت رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ سے چشمہ پھوٹتے دیکھتے ہیں، اگر شہادت پر حقیقت کا انحصار ہے تو یہ معجزات مکمل بھری اور عقلی شہادتوں سے مزین ہیں کیا یہ بتایا نہیں گیا کہ اے بنی نوع انسان اگر خدا کی مطابقت کرا اور مرسلین کے بتائے ہوئے راستوں پر گامزن ہو تو تجھے کسی محنت کی ضرورت نہیں ہے، تاہم انسان نے یہ تہیہ کر لیا ہے، زندگی کو بندگی سے آزاد کرنے کی کوشش اور خدائے واحد اور کریم کی دنیاوی اسباب کی ایک آنکھ روشن کی علم و معرفت کی آنکھ اندھی ہوگئی، اپنے ہاتھوں اپنا مستقبل خدا کے بجائے دجال کے سپرد کر دیا" انسان نے بڑا مشکل راستہ چن لیا" خدا کے عطا کردہ بہترین قوانین واصول بالائے طاق رکھتے ہوئے انسان نے خود معاشرے میں اپنے قوانین بنائے اور انہیں نافذ کر دیئے، شراب نوشی اب کسی معاشرے میں برائی کا سبب نہیں ہے، مغرب ومشرق میں شراب نے اپنا اونچا مقام بنالیا۔ دنیا کی اکثریت اب شراب کی عادی ہو چکی ہے، جسے خدا نے ممنوع کیا انسان نے اسے اپنا لیا اور ہر گھر میں پہنچا دیا، فحاشی و عریانی اب بہترین تہذیب کی شکل لیے بازاروں میں جلوہ افروز ہیں بے پردہ خواتین پردے کو دقیانوسی کی علامت سمجھتی ہے، جدید تعلیمی نصاب میں دین کی تعلیم کے لئے کوئی جگہ نہیں بڑے بڑے تعلیمی ادارے سے دین کی تعلیم رخصت ہو چکی ہے۔ ان تعلیمی اداروں پر دجال کا تسلط ہے، جس کا براہ راست اثر معاشرے میں نظر آ رہا ہے، انسانی فکر کی طویل تاریخ ایسی کسی سرعت سے آشنا بھی جو ا سے پچھلے سو سال سے نصیب ہوئی جہاں جدید ترقی نے مسائل کی نوعیت بدلی وہاں ذہنی امراض کا پینڈورا بکس بھی کھل گیا۔ جہاں نئی ایجادات، نئے کام، نئے پیشے، نئی مہارتیں پیدا ہوئیں وہاں اس تیز رفتار ذہنی ارتقاء کی بدولت ذہن کے تازہ امراض بھی شناخت میں آنے شروع ہوئے معیشت کاغذی کرنسی سے بے زار ہو چکی ہے، رفتہ رفتہ ڈیجیٹل کرنسی کاغذ کرنسی کو دفنا رہی ہے، ڈیجیٹل کرنسی بلائے دجال ہے، جس میں انسان الجھ گیا ہے، بظاہر ڈیجیٹل کرنسی کا نظام آسانی فراہم کرتا ہوا نظر آتا ہے، تاہم اس میں چھپا فریب اندھیری شاہراہوں میں نہ نظر آنے والے فریبی جال انسان کو غربت کے مقام تک لے جائے گے کرہ ارض پر دجال کا سب سے بڑا فریبی میدان ایشیاء ہیں، یہاں دو سب سے گنجان آبادی والے ملک چین اور بھارت ہیں، چین کی حیران کن معاشی ترقی سے دنیا حیرت میں ہے، چین نے مکمل ڈیجیٹل کرنسی کا لبادہ زیب تن کر لیا۔ بھارت بھی اسی راستے پر گامزن ہے، زر کا تبادلہ موبائل فون سے ہونے لگا ہے۔ نہ کسی بینک میں جانے کی ضرورت نہ بڑی رقم اپنے ساتھ لئے سفر کرنے کی ضرورت روپیہ انسانی ذہن و حافظہ سے اوجھل ہونے کو ہیں، حکمران اسے پوری طرح سے معیشت کا جز بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں مستقبل میں ایسے قانون بنائے جائیں گے، گر کسی کے پاس کاغذی کرنسی یا کاغذی روپیہ موجود ہو یا پایا گیا اس پر قانون کے تحت کاروائی کی جا※ گی اس شخص کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے قید کر دیا جائے گا، خدا اب اپنے بہترین قانون لئے مدرسوں، درس گاہوں مسجدوں، گرجا گھروں نیز مندروں میں قید ہے، انسان کے بنائے قانون خدا کے بنائے قانون کو پس پشت ڈال چکے ہے، وہ دن اب قریب ہے، جب رسم شادیاں، رسم نکاح کاغذی کرنسی کی طرح معاشرے سے اوجھل ہو جائے گی اور اس کے جگہ خواتین و مرد بغیر نکاح یا شادی کے ایک دوسرے کے ساتھ اپنی رضامندی سے رہے گے، جسے مغرب نے بڑا خوبصورت نام دیا ہے، لیو ان ریلیشن، یہ فتنہ دجال بڑی تیزی سے مشرقی ممالک میں اپنی جگہ بنا رہا ہے، خواتین کا سیلاب گھروں سے باہر ملازمتیں کرتا نظر آ رہا ہے، بھارت کی عدالتوں میں تشریف فرما جج صاحبان میں ساٹھ فیصد خواتین ہیں، محض چالیس فیصد مرد حضرات جج کے فرائض عدالتوں میں ادا کر رہے ہیں، اس قدر پیچیدہ صورتحال آمد دجال کی طرف اشارہ کر رہے ہے، کرہ ارض پر عدل و انصاف کا جنازہ اٹھ چکا ہے، اسرائیل کی فلسطین میں قتل و غارتگری نے عدل و انصاف پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے، بھارت کا عدالتی نظام بے اعتمادی اور تذبذب کا شکار ہے، معصوم بے گناہوں کو برسوں سے جیلوں میں قید رکھ کر انہیں نہ ضمانت پر رہا کیا جا رہا ہے اور نہ ان کے مقدمات کی شروعات کر انہیں کسی فیصلہ کن نتائج کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ ہر انسان وقت آخر کو اپنے سر پر کھڑا دیکھ رہا ہے، لادینی نظام جس سرعت سے اپنے انجام کو بڑھ رہا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے، اس سے گریز صرف ایک ہی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے، کہ وہ نہ ہو اور نہ ہونے کا ایک ہی ثبوت ہو کہ وہ خطا کا مرتکب ہو اور خطا اس کی کتاب اور ذکر سے پرکھی جا سکتی ہے، اور قرآن کے بغیر یہ کسی حال میں ممکن نہیں۔

ڈاکٹر رونق جمال درگ چھتیس گڑھ

مہا گٹھ بندھن بہار میں چوک گیا

پچھلے چھے مہینوں کی بھاگ دوڑ ریلیوں اور ان ڈی اے کی قلعی کھول کر مہا گٹھ بندھن نے چناؤ سے بہت پہلے اپنے لیے اچھا ماحول بنا لیا تھا۔ راہول گاندھی کی بھارت جوڑو پدیاترا نے مہا گٹھ بندھن میں جان ڈال دی تھی۔ تیجسوی یادو اور راہول گاندھی ساتھ آئے تو سونے پر سہاگہ ہو گیا تھا۔ لیکن گزشتہ ماہ اسدالدین اویسی نے آر جے ڈی کے سپریمو لالو یادو سے درخواست کے انھیں بھی مہا گٹھ بندھن میں شامل کر لے۔ لیکن لالو یادو کی خاموشی نے اسدالدین اویسی کو مایوس کیا اور وہ اپنی پارٹی کے امیدواروں کو میدان میں اتارنے مجبور ہو گئے۔ اسدالدین اویسی کی بات نہ مان کر لالو یادو نے فاش غلطی کی ہے۔ اور اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی ہے۔ چناؤ کا اعلان ہوتے ہی مہا گٹھ بندھن کی چولیں ہلنا شروع ہو گئی۔ پہلے چیف منسٹر کے چہرے کو لے کر اور بعد میں سیٹوں کے بٹوارے کو لے کر کانگریس اور آر جے ڈی میں پھوٹ صاف دکھائی دینے لگی ہے۔ آخری وقت تک بھی دونوں پارٹیوں میں تال میل نہ ہو سکا۔ پہلے مرحلے کے چناؤ میں دونوں میں تال میل نہ ہونے کی وجہ سے ان ڈی اے کو تقویت پہنچی ہے۔ اگلے مرحلے کے چناؤ کو بھی یہ رسہ کشی ان ڈی اے کو قوت عطا کرے گی۔ اویسی آر جے ڈی اور کانگریس کی کئی سیٹوں کو نقصان پہنچائے گے۔ کانگریس اور آر جے ڈی کو نقصان پہنچنا مطلب اس بار بھی تیجسوی کو پانچ سال اور چیف منسٹر بننے کے لئے انتظار کرنا پڑے گا۔ چناؤ حکمت عملی سے لڑے جاتے ہیں۔ ضد اور انا سے نہیں۔ اس بار راہول گاندھی کی انا اور تیجسوی کی ضد نے جیتی ہوئی بازی ہار نے کی تیاری کر لی ہے۔ کانگریس راہول گاندھی کی انا کے باعث مرکز اور صوبائی چناؤوں میں مات کھا رہی ہے۔ کانگریس کو ایک سلجھے ہوئے اعلی سوچ والے تجربے کار لیڈر کی ضرورت ہے۔ ورنہ ای وی ایم ووٹ چوری وغیرہ وغیرہ جیسے الزام بھاجپا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ بھاجپا میں درجن بھر لیڈر ہیں جو وزیراعظم بننے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور بھاجپا کی سب سے بڑی قوت یہ ہی ہے۔

آج کے مسلمان دین سے دور

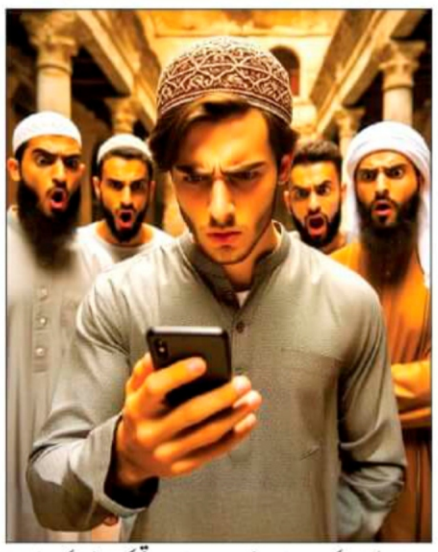

آج کے دور میں انسان دنیا میں ترقی کرنے کے لئے اس قدر مشغول ہو گیا ہے کہ دنیا میں ترقی پانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے اور اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے وہ لوگ دنیا میں ترقی کرنے کے لئے جھوٹ بولنا خدغرضی کرنا بے حیائی جیسے تمام کام کرنے کے لئے راضی ہو جاتے ہیں یہی سب کام کرنے کی وجہ سے ہمارے مسلمان دین سے دور ہونے لگتے ہیں نہ نماز کا خیال اور نہ ہی روزے کا ایسے ہی دنیا میں ترقی پانے کے لئے اور اپنے خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہتے ہیں اس کا اثر معاشرے کے لوگوں پر بھی پڑتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کے مسلمان لوگ بھی دین سے دور ہونے لگتے ہیں جہاں پہلے ہمارے مسلمانوں کے دلوں میں احساس آنکھوں میں حیا اور زبان پر اپنی سچائی ہوتی تھی وہیں آج ہمارے لوگوں کے دلوں میں نفرت آنکھوں میں بے حیا اور زبان پر ہمیشہ جھوٹ چغلی وغیرہ رہتی ہے آج کے سوشل میڈیا ہماری نئی قوم کو اچھے راہ سے بھٹکا دیا ہے لوگوں کا بات کرنے اور کپڑے پہننے کا طریقہ بہت ہی الگ ہو گیا ہے ہر انسان دوسرے کو برا سمجھتا ہے لیکن اپنے طرف نظر بھی نہیں ڈالتا ہے جھوٹ کا عام ہونا وعدہ خلافی کرنا امانت میں خیانت والدین اساتذہ اور بڑوں کی نافرمانی کرنا حسد کرنا غیبت چغلی کرنا یہ تمام عام ہو گیا ہے ان تمام کاموں کی وجہ سے آج ہمارے مسلمان بھائی دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں

جاسم انصاری (دارالہدی کرناٹکا)

غزل

چاہے کہیں بھی ڈوب کے گوہر تلاش کر
پر دل ربا تو دل کے ہی اندر تلاش کر
وہ دلربا کہیں نہ کہیں مل ہی جائے گی
بس شرط ہے کہ خود سے تو بڑھ کر تلاش کر
ملتے کہاں ہیں لوگ جو دل کے قریب ہیں
گر روٹھ جائیں تو انہیں مڑ کر تلاش کر
کیوں جا رہے ہو چھوڑ کے اپنوں کو دور تم
اس شہر میں ہی رہ کے مقدر تلاش کر
جو درد دے ان آنکھوں کو منظر نہ دیکھ وہ
راحت دے آنکھ کو جو وہ منظر تلاش کر
دشمن ہیں۔ صاف کیسے بھلا آئیں گے نظر
ان کو تو آستین کے اندر تلاش کر
یوں تو سبھی حسین ہیں اختر یہ مہ جبیں
گھائل کرے جو دل کو وہ دلبر تلاش کر

شمیم اختر

غزل

ہے علم کس کے پاس نظر کس کے پاس ہے
یہ شام کس کے پاس سحر کس کے پاس ہے
بادل بھرے ہوئے ہیں یہ برسیں گے کس طرف
ظنی نہیں یقینی خبر کس کے پاس ہے
تعداد تھی ہزاروں کی اور تین سو تھے یہ
اتنا عظیم قلب و جگر کس کے پاس ہے
ذرہ کو یوں اٹھایا کہ ہیرا بنا دیا
یہ خوبی یہ صفات و ہنر کس کے پاس ہے
منزل بہت ہی دور ہے اور راہ پر خطر
کافی ہو جتنا زاد سفر کس کے پاس ہے
آئے گی موت کب کہاں ہے کیا پتہ کسے
رب کے علاوہ اور خبر کس کے پاس ہے
یوں قتل عام نسل کشی ظالموں نے کی
ہمت مقابلہ کی مگر کس کے پاس ہے
اہل غزہ کے سارے مکاں منہدم ہوئے
دنیا میں کوئی ایسا کھنڈر کس کے پاس ہے
چہرے پہ اتنے چہرے کہ اللہ کی پناہ
ندوی بتا الہ کا ڈر کس کے پاس ہے

عبدالسبحان ندوی

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

برصغیر کے مسلمانوں کی جب کبھی تاریخ لکھی جائے گی تو مؤرخ تقسیم ہند اور پاک وہند کے مسلمانوں کا تذکرہ ضرور کرے گا۔ تقسیم ہند کی بنیاد کیوں اور کس مفروضے پر رکھی گئی یہ ایک بڑا تفصیل طلب موضوع ہے، اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لکھا جا رہا ہے اور آئندہ بھی لکھا جائے گا، لیکن آزادی اور تقسیم ہند کے بعد آج اس ملک میں ایسا پہلی بار ہو رہا ہے کہ یہاں کا مسلمان خود کو تنہا، بے بس اور حد درجہ کمزور محسوس کر رہا ہے، بھارت کا مسلمان حیرانی کا شکار ہے، انتہائی صبر آزما حالات اور آزمائش کے اس دور میں کہیں نہ کہیں ان کی مایوسی بھی بڑھ رہی ہے، لیکن ظاہر ہے کہ یہ مایوسی، تنہائی اور اکیلا پن ہمارے مسائل کا حل بالکل نہیں ہے، ہمیں اس بات کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا اور اس پر غور کرنا ہوگا کہ آخر غلطیاں کہاں ہوئی ہیں اور پھر ان غلطیوں سے نکلنے کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ بند گلی سے آگے کا راستہ کون سا ہے؟ اور ہمیں کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

ملک میں آزادی کی تحریک عروج پر تھی کہ اسی درمیان ہندوستان میں داخلی حکومت کے مقصد پر بحث کرنے کے لئے 1928 میں کلکتہ شہر میں کانگریس پارٹی نے ایک اجتماع بلایا تھا، اس اجتماع میں مسلمانوں کے مفادات اور ان کے مطالبات کو یکسر نظر انداز کیا گیا، جس کا اثر یہ ہوا کہ مسٹر محمد علی جناح کی جو ایک عرصے سے کانگریس پارٹی کے رکن چلے آ رہے تھے آخر میں کانگریس کے متعلق ان کی رائے بدل گئی اور وہ اس سے یا ہر اس پارٹی سے جس پر ہندوؤں کا تسلط اور غلبہ ہو مسلمانوں کے ساتھ انصاف و ہمدردی کئے جانے سے مایوس ہو گئے اور یہیں سے انہوں نے مسلم لیگ کے مقاصد کے لئے اپنی خدمات اور صلاحیتیں وقف کرنا شروع کر دیں، اس طرح ہندوستان کی سیاست میں ایک نیا عامل داخل ہو گیا اور وہ تھا اس طوفان کے خلاف مسلم رائے عامہ کا بیدار ہونا جو کانگرس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اٹھ چکا تھا اسی کے نتیجے میں 1928 کے آخر میں دہلی میں ایک عام مسلم کانفرنس بلانا طے کیا گیا تاکہ اس میں اسلامی زاویہ نظر سے طے کیا جائے کہ آزادی ہند کا انقلاب کس طرح مکمل ہو سکے گا، اس کانفرنس میں مسلم رائے عامہ کے مختلف گوشے اور نمونے سامنے آئے اور پھر کافی بحث و مباحثے کے بعد متفقہ طور پر کانفرنس ذیل کے بنیادی اصول مرتب کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

نمبر 1 ہندوستان کی وسعت اور اس میں آباد مختلف قوموں کو دیکھتے ہوئے اور یہاں کے حالات کے پیش نظر ہندوستان کے لئے صرف وفاقی فیڈرل طرز حکومت ہی مناسب ہوگا، جس میں صوبوں کو جو وفاقی حکومت کے اجزائے ترکیبی ہوں گے، داخلی خود مختاری اور مرکزی حکومت کے دائرے میں آنے والے امور کے سوا بقیہ امور کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

نمبر 2 مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ مختلف ہندوستانی قانون ساز اداروں میں جداگانہ حق رائے دہی کے ذریعے اپنے نمائندے بھیجیں یہ نظام جو اس وقت رائج ہے اسے مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

نمبر 3 جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں یہ ضروری ہے کہ ان صوبوں کی وزارت اور مرکزی کابینہ میں انہیں ان کا متناسب حصہ دیا جائے۔

نمبر چار ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو اور ہندو اقلیت میں ہوں ہندوؤں کو اسی طرح نمائندگی ملے جس طرح مسلم اقلیت کے صوبوں میں مسلمانوں کو دی جائے گی، سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کا مناسب حصہ دلوانے کا قانونی بندوبست کیا جائے اور مسلمانوں کے تمدن، زبان اور اسلامی بنیادی اقدار کے لئے دستور میں تحفظات رکھے جائیں، اسی طرح مسلمانوں کے مذہب اور پرسنل لاء کے لیے بھی دستور میں تحفظات رکھے جائیں۔

یہ وہ تجاویز ہیں جنہیں کانگرس نے نظر انداز کر دیا اور کانگریس کے اس طرز عمل نے مسلمانوں میں شک و شبہ اور خوف و ہراس کو جنم دیا، اس وقت مسلمان بحیثیت قوم اپنے قائدین سے پہلے یہ سوچنے لگے کہ جب ہندو اکثریت حصول آزادی میں ظفرمند ہو جائے گی اور ضمام حکومت و اقتدار سنبھال لے گی تو ہمارے حقوق کا کیا حشر ہوگا، ابھی جب کہ وہ اقتدار حکومت سے دور رہی ہے اور صرف ہوا ہی میں بحث کر رہی ہے، اس کا انداز فکر اور طرز عمل اس وقت یہ ہے تو پھر اس وقت اس کا کیا حال ہوگا، جبکہ وہ حکمراں ہو جائے گی، اس لیے کہ بالادستی کا غرور، اقتدار کا نشہ اور دوسرے کے حقوق پامال کرنا تو دنیوی حکومت کا خاصہ ہی ہے اس وقت مسلمانوں کے نزدیک اس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان انگریزوں کی غلامی سے نکل کر جس میں انہیں مذہبی آزادی بھی انگریزی سیاست کی بنا پر حاصل تھی، ہندوؤں کی غلامی میں جا پڑے جو انگریزوں کے مقابلے میں ان کے تعلق سے زیادہ غیض و غضب میں مبتلا اور تعصب کے شکار تھے اور جو انہیں حملہ آور قرار دے کر انہیں فرزند آئین تسلیم کرنے کو آمادہ نہ تھے اور بزعم خیش ان مزعومہ مظالم کے لئے انتقام کے درپہ تھے جو مسلمانوں نے اپنے عہد حکومت کے دوران ان پر کئے تھے، صرف مسلمان ہی ہندوؤں کے تسلط سے اندیشوں میں مبتلا نہیں ہوئے تھے، بلکہ بہت سے وہ لوگ بھی جو ہندو دھرم سے وابستہ تو تھے لیکن مفلس اور اچھوت طبقے سے تعلق رکھتے تھے وہ بھی اس برہمن راج کے احیاء سے خوفزدہ تھے جس کا مطلب ایک جابرانہ طبقاتی نظام کا ملک پر مسلط ہو جانا تھا، مسلمانوں کے ان اندیشوں کو وہ تکلیف دہ حادثات بھی پختہ و مضبوط کر رہے تھے، جو ملک کے گوشے گوشے میں وقتا فوقتا رونما ہو رہے تھے اور سینکڑوں بے گناہ مرد عورتیں اور بچے جن کی بھینٹ چڑھ رہے تھے۔ اس لئے اس کی توقع نہ تھی کہ یہ حادثات ختم ہو جائیں گے یا یہ کہ یہ حوادث وقتی ہیں یا یہ کہ جب تک اس کے اسباب اس طرح گہرے رہیں گے۔

یہ تھے وہ حالات جن کے سبب مسلمانوں کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا اور کانگریس کے ممتاز و نمایاں مسلم زعماء نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے جائز مطالبات کو کانگریس کے نظر انداز کرنے کے باوجود ان کا کانگریس سے وابستہ رہنا، اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کرنے کے مرادف ہوگا تو وہ کانگریس سے نکل گئے، مولانا محمد علی جوہر نے اس موقع پر یہ تک فرما دیا کہ، ہم گاندھی جی کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی تحریک ایسی تحریک نہیں ہے، جو ہندوستان کی مکمل آزادی چاہتی ہو، یہ تحریک صرف یہ چاہتی ہے کہ مسلمان محض ہندو مہا سبھا کے دست نگر اور محتاج بن کر رہ جائیں، ہندو مہا سبھا اپنی مسلم دشمنی میں انتہا پسند جماعت تھی جو مسلمانوں کو بیخ و بن سے ختم کرنے یا پھر ان کو ہندومت میں ضم کر لینے کے عزائم کا بانگ دہل اعلان کرتی تھی۔

سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجیندر پرساد" گاندھی جی کے قدموں میں" نامی اپنی کتاب میں کانگریس پارٹی کے اجلاس منعقدہ کلکتہ 1928 اور سائمن کمیشن کا تذکرہ کرتے ہوئے جو ہندوستانیوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہا تھا لکھتے ہیں کہ ※ پہلے ہی موقع پر کانگریس اس جماعتی اور گروہی پیچیدگی کے سبب انتشار میں مبتلا ہو گئی، حالانکہ بہت سے ممبروں نے مسلمانوں کے ساتھ مصالحت کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا مسلمانوں کے مطالبات ایسے نہ تھے کہ اگر ان کو مان لیا جاتا تو تحریک آزادی کو کوئی بڑا نقصان پہنچتا، اس وقت کسی کے ذہن میں نہ آیا کہ اگر یہ مطالبات نہ مانے جائیں تو یہی نہ ماننا تقسیم ملک کا سبب بن جائے گا، کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اگر قوم نے اس وقت گاندھی جی کی نصیحت قبول کی ہوتی اور اس پر عمل کیا ہوتا تو آج ہندوستان کی تاریخ کا رخ دوسرا ہوتا، کانگریس کے اس اجلاس کے بعد مسلمانوں کی بڑی تعداد کانگریس پارٹی سے کنارہ کش ہو گئی اور انہوں نے اپنی ایک علیحدہ تنظیم قائم کر لی، ان میں سے بہت تھوڑے لوگ جن میں مسٹر جناح بھی تھے۔

1922 کی ستیہ گرہ میں کانگریس کے پلیٹ فارم سے سوامی شردھانند نے حصہ لیا انگریزی حکومت کے قوانین کے خلاف اظہار نفرت کے طور پر ستیہ گرہ میں شریک ہو کر جیل گئے وہ ہندوستان کے جذبات کے وکیل بن کر اور نمائندگی کی ہے مگر دنیا نے حیرت سے دیکھا کہ سوامی جیل میں کچھ ہی دنوں رہنے کے بعد جیل کے پھاٹک سے اپنے شوخ گیروے لباس میں خرامہ خرامہ چلے آ رہے ہیں، سیاسی مجلسوں میں تعجب کا اظہار کیا گیا کہ اب تک کسی لیڈر نے تو کیا کسی معمولی رضا کار نے بھی حکومت سے معافی نہیں مانگی اور نہ وقت سے پہلے کبھی کوئی رہا کیا گیا، سوامی جی کی رہائی کس جادو کے ذریعے ہوئی؟ لیکن یہ رہائی علاؤالدین کے چراغ کے موکل نے کرائی تھی، کھل جا سم سم کا منتر سوامی جی کو معلوم ہو گیا، انہوں نے اس منتر کو پڑھا اور جیل کا پھاٹک از خود ان کے لئے کھل گیا۔ سوامی جی نے جیل سے باہر آتے ہی ہندوؤں کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے، یہاں کچھ مسلمانوں نے آ کر ہمارے بھارت کے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا، ہر ہندو کو چاہیے کہ تمام مسلمانوں کو شدی کر کے ان کو پھر سے ہندو دھرم میں واپس لائے، اس پوتر کام کو پورا کرنے کے لیے ہندوؤں کو اپنا سنگھٹن بنا لینا چاہیے، پھر انھوں نے اپنے چیلوں کو کچھ خاص خاص علاقوں میں بھیج کر شدھی کا پرچار شروع کر دیا، ہندوؤں کو ورغلایا اور ہندو مسلم اتحاد کے محل میں وہ آگ بھڑکائی کے برسہا برس کا جمع کیا ہوا اثاثہ جل کر خاکستر ہو گیا، پورے ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک نفرت و عداوت کی آگ دہک اٹھی، انگارے بھڑکنے لگے اور دونوں فرقوں کے لوگ مشتعل ہو کر آمادہ پیکار ہو گئے، جو مجاہدین آزادی براہ راست انگریزی سامراج سے نبرد آزما تھے وہ اپنی ہی فوج میں اپنے ہی آدمیوں کا گلا کاٹنے لگے اور حکومت دور کھڑی تماشہ دیکھتی رہی۔

" ہندوستان کوئی بت نہیں کہ اس کو پوجا جائے کعبہ نہیں کہ اس کی سمت منہ کر کے مسلمان نماز پڑھتے ہوں، صحیفہ آسمانی نہیں ہے کہ جسے بغیر وضو ہاتھ نہ لگایا جا سکے، وہ ایک ملک ہے اور اس لیے ہے کہ اس کے بسنے والے چین و آرام سے رہیں یہ چین یا آرام اگر وحدت سے حاصل ہوتا تو یقینا مسلمان اس وحدت کو شکستہ نہ کرتے، اگر یہ سکھ صرف تقسیم ہی سے حاصل ہو سکتا ہے تو ان کا مطالبہ کانگریس اور حکومت سے صرف ایک ہے اور وہ پاکستان ہے یعنی تقسیم ہند" (حیات محمد علی جناح)

پاکستان کا نعرہ لاہور کی سرزمین سے اٹھا اور چند دنوں میں پورے ہندوستان میں بلکہ ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گیا اس کے خلاف جس نے آواز بلند کی اس کا گلا گھونٹ دیا گیا، اس تحریک کے خطرناک عواقب و نتائج کی طرف جس ہاتھ نے اشارہ کیا اسے کاٹ دیا گیا،

جس قلم نے اس کے خلاف لکھنے کی جسارت کی تو وہ قلم ہی نہیں انگلیوں کو بھی تراش لیا گیا، جن کی گرفت میں یہ قلم تھا مدبر علماء و مشائخ نے اس تجویز پر اسلامی ہند کی تباہی کا شکوہ کیا تو ان کی پگڑیوں کو سروں سے اتار کر جوتوں سے روند دیا گیا، نیشنلسٹ رہنماؤں کے گلے میں پرانے جوتوں کے ہار پہنائے گئے برملا گالیاں دی گئی، ان کی داڑھیوں میں شراب کی بوتلیں انڈیلی گئیں، ان کی عبائیں نوچ کر تار تار کر دی گئی ان کا چلنا پھرنا دوبھر کر دیا گیا، ان کو ہندوؤں کا زرخرید غلام کہا گیا، ان کو ضمیر فروش کا خطاب دیا گیا مسلم لیگ کا دفتر دارالافتاء بن گیا، اسلام اور مسلمان کی سند تقسیم کرنے لگا جو پاکستان کا حامی وہ مسلمان صاحب ایمان جو مخالف وہ سب کچھ تھا مگر انکی نظر میں مسلمان نہیں تھا مسلم لیگ کے سارے چھوٹے چھوٹے بڑے لیڈر اسلام کے ٹھیکے دار بن گئے اور ہندوستان کے محترم و معزز علماء و مشائخ کو جو پاکستان کو مسلمانوں کے لئے خطرناک کہتے اور سمجھتے تھے ان کو دین سے خارج کر دیا گیا، شیخ الہند کو شیخ الہنود شیخ الاسلام کو شیخ الاصنام کی گالی دی گئی اور ان کے بڑے سے بڑے لیڈر کو شو بوائے کہا گیا اور وہ ساری بدتمیزیاں اور ذلیل حرکتیں کی اور کرائی گئی جو ایک اخلاق باختہ شخص اپنے ذاتی دشمن کے ساتھ کر سکتا ہے، اس طرح ہندوستان کا مسلمان دو حصوں میں بٹ گیا، ایک بڑا حصہ پاکستان کا حامی، لیگ کے سبز ہلالی پرچم کے نیچے اور اور دوسرا پاکستان کا مخالف جو اہل تجویز پاکستان کو اسلامی ہند کے مسلمانوں کی اجتماعی خودکشی سے تعبیر کرتا رہا۔

مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں

وہ اداکارائیں جنہوں نے مقابلہ حسن جیتنے کے بعد بالی وڈ میں قدم رکھا

انڈیا میں مقابلہ حسن صرف تاج اور تمغے جیتنے تک محدود نہیں رہے بلکہ یہ فلمی دنیا میں قدم رکھنے کا ایک شاندار ذریعہ بھی ثابت ہوا ہے۔ کئی حسیناؤں نے انہی مقابلوں سے شہرت حاصل کی اور بعد میں بالی وڈ کی بڑی بڑی اداکاراؤں میں شمار ہوئیں۔ شوبز ویب سائٹ کوئی موئی کے مطابق یہ وہ خواتین ہیں جنہوں نے اپنے حسن، اعتماد اور صلاحیت کے امتزاج سے دنیا کو متاثر کیا اور انڈین فلم انڈسٹری میں اپنا نام بنایا۔ آئیے جانتے ہیں چند ان حسیناؤں کے بارے میں جنہوں نے حسن کے مقابلوں میں کامیابی کے بعد بالی وڈ فلموں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

سشمیتا سین

سشمیتا سین وہ پہلی انڈین اداکار ہیں جنہوں نے سنہ 1994 میں مس یونیورس کا تاج اپنے سر پر سجایا۔ اس کے بعد انہوں نے سنہ 1996 میں فلم 'دستک' سے اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ اس کے بعد وہ 'میں ہوں نا'، 'بیوی نمبر ون'، 'صرف تم' اور 'میں نے پیار کیوں کیا' جیسی فلموں سے شہرت کی بلندیوں پر پہنچیں۔ بعد ازاں انہوں نے ویب سیریز 'آریا' کے ذریعے شاندار واپسی کی جس نے ناظرین کو ان کی اداکاری کا پھر سے قائل کر دیا۔

ایشوریہ رائے بچن

کچھ اندازوں کے مطابق ایشوریہ رائے بچن کا شمار دنیا کی سب سے خوبصورت خواتین میں کیا جاتا ہے۔ سنہ 1994 میں انہوں نے 'مس ورلڈ' کا اعزاز حاصل کیا اور اس کے تین برس بعد فلم 'اور پیار ہوگیا' کے ذریعے بالی وڈ میں قدم رکھا۔ اس کے بعد 'ہم دل دے چکے صنم'، 'دیوداس'، 'محبتیں'، 'جودھا اکبر'، 'تعل' اور 'گرو' جیسی فلموں نے انہیں ایک ہمہ جہت اداکارہ کے طور پر منوایا۔ ان کی خوبصورتی اور وقار آج بھی مداحوں کے دلوں پر راج کرتا ہے۔

لارا دتا

لارا دتا نے سنہ 2000 میں 'مس یونیورس' کا ٹائٹل اپنے نام کیا تھا۔ اس کے تین برس بعد انہوں نے فلم 'انداز' سے اداکاری کے سفر کی شروعات کی۔ اس کے بعد 'نو انٹری'، 'بھاگم بھاگ' اور 'ہاؤس فل' جیسی فلموں سے ان کی شہرت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ لارا دتا اپنی شائستگی اور پرکشش انداز کے باعث ہمیشہ ناظرین کی پسندیدہ رہی ہیں۔

پریانکا چوپڑا

پریانکا چوپڑا نے سنہ 2000 میں 'مس ورلڈ' کا اعزاز اپنے نام کیا اور سنہ 2003 میں فلم 'دی ہیرو' سے بالی وڈ میں قدم رکھا۔ انہوں نے بہت کم وقت میں خود کو انڈسٹری کی سب سے کامیاب اور باا ثر اداکاراؤں میں شامل کر لیا۔ 'فیشن'، 'برفی'، 'کمینے'، 'باجی راؤ مستانی'، 'ڈان ٹو' اور 'دی سکائی از پنک' ان کی نمایاں فلمیں ہیں۔ پریانکا نے بالی وڈ میں بھی زبردست کامیابی حاصل کی اور 'کوانٹیکو'، 'بے واچ' اور 'ہیڈز آف سٹیٹ' جیسی فلموں اور ویب سیریز میں مرکزی کردار ادا کیے۔

نہا دھوپیا

نہا دھوپیا نے سنہ 2002 میں 'فیمینا مس انڈیا' کا تاج جیتنے کے بعد فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ ان کی پہلی فلم 'قیامت: سٹی انڈر تھریٹ' 2003 میں ریلیز ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے 'چھپ چھپ کے'، 'سنگھ از کنگ'، 'تمہاری سلو' اور 'اے تھرسڈے' جیسی فلموں میں متاثر کن اداکاری کی۔ نہا دھوپیا نے ٹی وی شوز جیسے 'ایم ٹی وی روڈیز' کے ذریعے بھی اپنی منفرد شناخت قائم کی۔

مانوشی چلر

مانوشی چلر سنہ 2017 میں 'مس ورلڈ' کا خطاب جیت کر عالمی سطح پر انڈیا کی پہچان بنی۔ انہوں نے سنہ 2022 میں اکشے کمار کے ساتھ فلم 'سمراٹ پرتھوی راج' سے اپنے فلمی سفر کا آغاز کیا۔ 'بڑے میاں چھوٹے میاں'، 'مالک' اور 'تہران' ان کی دیگر فلموں میں شامل ہیں۔ مانوشی چلر اپنی سادگی اور وقار کے باعث مداحوں کے دلوں میں گھر کرتی جا رہی ہیں۔ یہ وہ خواتین ہیں جنہوں نے حسن کے مقابلوں سے آغاز کیا مگر اپنی محنت، لگن اور ہنر سے بالی وڈ میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔

'گاؤں سے بالی وڈ'، میری زندگی کا سفر شاہ رخ خان سے زیادہ مشکل تھا: کنگنا

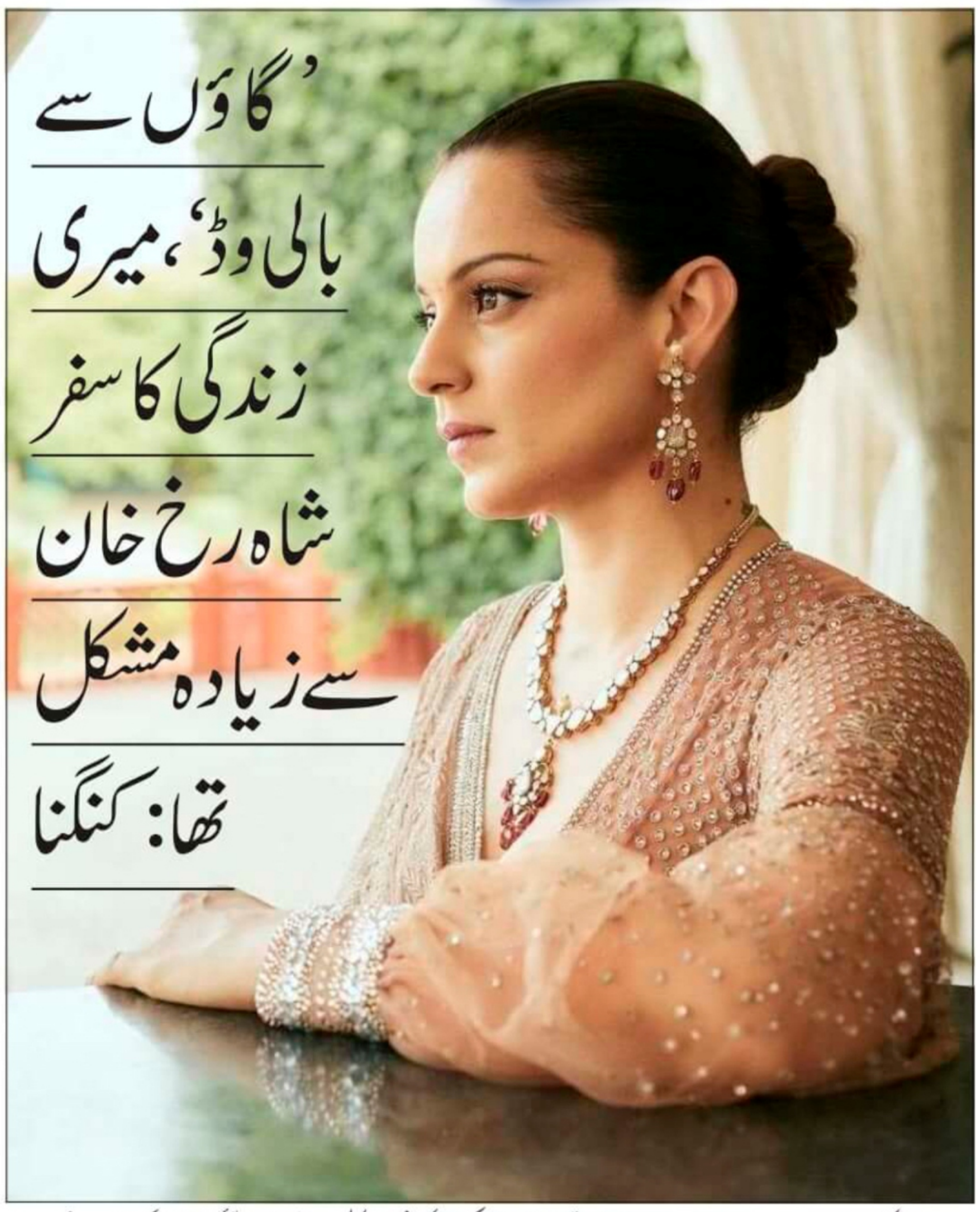

بہ شکریہ بی بی سی اردو

ہر کسی کو اپنی زندگی کے سفر پر فخر کرنے کا حق حاصل ہے، اور اس معاملے میں کنگنا رناوت بھی کسی سے مختلف نہیں۔ لیکن وہ اپنے خیالات کا اظہار جتنے دوٹوک انداز میں کرتی ہیں، وہ کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

ہندوستان ٹائمز کے مطابق حال ہی میں نئی دہلی میں ایک تقریب کے دوران اداکارہ و سیاستدان کنگنا رناوت نے اپنی شہرت سے لے کر سیاست کے سفر تک کی جدوجہد کو بالی وڈ کے سپرسٹار شاہ رخ خان سے بھی زیادہ کٹھن قرار دیا۔

بظاہر یہ ایک ذاتی رائے ہو سکتی ہے، لیکن کنگنا نے اپنی بات کو دیہی اور شہری پس منظر کے فرق سے جوڑتے ہوئے یہاں تک کہا کہ کانونٹ سکول کی تعلیم بھی ایک بڑا فیکٹر ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'میرا تعلق ایک ایسے گاؤں سے ہے جس کا کسی نے نام بھی نہیں سنا ہو گا، بھملا۔ آپ شاہ رخ خان کی بات کرتے ہیں، ان کا تعلق دہلی سے ہے، وہ کانونٹ سے پڑھے ہیں۔ مرکزی دھارے میں آ کر اتنی کامیابی حاصل کرنے والی شاید میں پہلی ہوں جو ایک گاؤں سے آئی ہو۔'

کنگنا رناوت نے مزید کہا کہ 'شاید بہت سے لوگ میرے تجزیے سے اختلاف کریں، لیکن میں سچائی کے معاملے پر نہ صرف دوسروں بلکہ خود سے بھی ایماندار رہتی ہوں، اور مجھے اس پر یقین ہے۔'

تاہم سوشل میڈیا پر کنگنا کی یہ باتیں عوام کو کچھ خاص پسند نہ آئیں۔ ان کے بیانات نے نہ صرف ناقدین بلکہ ان کے مداحوں کو بھی حیران کر دیا۔

ایک صارف نے تبصرہ کیا کہ 'شاہ رخ خان کا نام لینا ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ انہیں کمتر دکھانا چاہتی ہیں تاکہ خود کو بڑا ثابت کر سکیں۔ بہتر ہے کہ کنگنا کا دفاع نہ کیا جائے۔'

ایک اور کمنٹ تھا کہ 'ان کے والدین نے انہیں چنڈی گڑھ کے ڈی اے وی سکول میں سائنس پڑھنے بھیجا تھا، یہ بات پرانے اخبارات میں چھپی ہوئی ہے جب وہ سچ بولا کرتی تھیں۔'

ایک اور صارف کا کہنا تھا کہ 'ایک ایسی اداکارہ کو خود کو شرمندہ کرنے کی ضرورت نہیں، ان کے ناظرین خود بول سکتے ہیں۔'

اریج فاطمہ حجاب پر تنقید کرنے والوں پر برس پڑیں

پاکستانی نژاد سابق اداکارہ اریج فاطمہ نے حال ہی میں سوشل میڈیا پر اپنے حجاب کے حوالے سے ہونے والی تنقید پر کھل کر اظہارِ خیال کیا ہے۔ کئی ڈراموں میں اداکاری کیلئے مشہور اریج فاطمہ شادی کے بعد امریکہ منتقل ہو چکی ہیں اور اسلام کے خاطر شوبز کی دنیا کو خیرباد کہہ کر اپنے شوہر ڈاکٹر اوزیر اور دو بیٹوں کے ساتھ پرسکون زندگی گزار رہی ہیں۔ چند ماہ قبل اریج فاطمہ نے بتایا تھا کہ وہ باقاعدگی سے حجاب کرنا شروع کر چکی ہیں اور انہوں نے اپنی کینسر کی تشخیص اور کامیاب علاج کے بارے میں بھی مداحوں کو آگاہ کیا تھا۔ ان کے مداحوں نے ان کے حوصلے اور مذہبی رجحان کی تعریف کی، تاہم حال ہی میں اداکارہ نے بتایا کہ حجاب کے بعد انہیں غیر ضروری تنقید اور مشوروں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ اسکارف نہیں لیتی تھیں تو زندگی نسبتاً آسان تھی، لیکن اب لوگ انہیں بتانے لگے ہیں کہ حجاب کے ساتھ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔ اریج فاطمہ نے کہا کہ یہ ان کا ذاتی سفر ہے اور دوسروں کو چاہیے کہ وہ غیر ضروری رہنمائی سے گریز کریں۔ سوشل میڈیا پر جاری سابقہ اداکارہ کے اس بیان پر متعدد خواتین نے ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ انہیں بھی ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہے اور جب سے حجاب شروع کیا ہے ہر کوئی یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ کیا کرنا صحیح ہے اور کیا غلط۔

نیٹ فلکس پر دستیاب پانچ ہارر فلمیں، جن کو دیکھنا آسان نہیں

اگر آپ خوفناک فلموں کے شوقین ہیں تو نیٹ فلکس نے آپ کے لیے ایسی فہرست تیار کی ہے جنہیں آپ آرام سے بیٹھ کر نہیں دیکھ سکیں گے۔ شوبز ویب سائٹ پنک ولا کی رپورٹ میں اس فہرست میں شامل پانچ فلموں کی نشاندہی کی گئی ہے، ان میں نفسیاتی خوف کے علاوہ مافوق الفطرت قسم کے پراسرار اور دل دہلا دینے والے مناظر ہیں۔

جرمن فلم هرک: رواں سال 10 جولائی کو ریلیز ہونے والی جرمن زبان کی اس فلم میں تھیس شیویگو فرا اور روبی او فی نے نمایاں کردار ادا کیے ہیں جبکہ اس فلم کے ڈائریکٹر فلپ کوچ ہیں۔ اس کی کہانی کچھ یوں ہے کہ فلم کے کردار ٹم اور اولیویا ایک صبح بیدار ہوتے ہیں تو اپنے اپارٹمنٹ کے اردگرد اینٹوں سے بنی ایک مضبوط دیوار پاتے ہیں، اس حصار میں ان کے چند پڑوسیوں کے گھر بھی شامل ہوتے ہے۔ اس کے بعد وہ مل کر اس دیوار کے پار جانے اور وہاں کی صورت حال کا پتہ چلانے کے لیے کوششیں کرتے رہتے ہیں، اس دوران ٹم اور اولیویا کو کچھ نامعلوم قوتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے جیسے کہانی اگے بڑھتی ہے ساتھ ہی سسپنس بھی آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اس میں کئی ایسے مناظر شامل ہیں جو انسان کو اس طرح سے گرفت میں لیتے ہیں کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ وہ بھی دیوار کے پیچھے پھنسا ہوا ہے۔

ڈونٹ موو: 2024 میں ریلیز ہونے والی فلم بھی ہارر فلموں کی فہرست میں شامل ہے۔ انگریزی زبان کی اس فلم میں فن وڑوک نے مرکزی کردار نبھایا ہے جبکہ ڈائریکٹر ایڈم سکنڈلر اور برائن نیٹو ہیں۔ یہ فلم

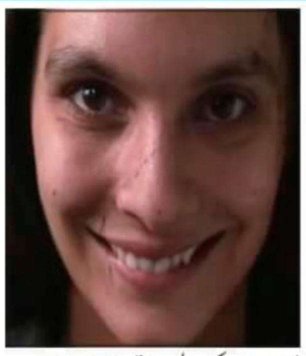

آئرس نامی ایک ایسی خاتون کو دکھایا گیا ہے جس کو جنگل میں ایک بے رحم سیریل کلر کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کے پاس فرار ہونے کے لیے صرف 20 منٹ کا وقت ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد اس نے گر جانا ہوتا ہے۔ اس سے قبل وہ فالج سے بچاؤ کا ایک انجکشن لگواتی ہے اور اس کا اثر 20 منٹ تک رہتا ہے، اس دوران ہی اس کو سیریل کلر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنی بقا کی جنگ کے لیے لڑی جانے والی یہ لڑائی انتہائی تھرلنگ ہے اور دیکھنے والے بھی خوف کا شکار رہتے ہیں۔

ان دی ٹال گراس: فہرست کی تیسری فلم 'ان دی ٹال گراس' میں نمایاں کردار ہیریسن گلبرسٹن اور لیسلا ڈی اولیویرا نے ادا کیے ہیں اور ڈائریکٹر وِنسینزو نتالی ہیں۔ انگریزی زبان کی یہ فلم 2019 میں ریلیز ہوئی تھی۔ سٹیفن کنگ اور جو ہل کے ناول پر مبنی اس فلم میں بہن بھائی کی کہانی دکھائی گئی ہے جو ایک بچے کی چیخ سننے کے بعد ایک کھیت میں داخل ہوتے ہیں اور تب انہیں احساس ہوتا ہے کہ ان کے پاس اب باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس کے بعد فلم میں کچھ مافوق الفطرت قوتیں بھی داخل ہوتی ہیں اور پھر خوف اور تجسس کا نیا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

پراسرار فلم سمائل: یہ نام ہے فہرست میں شامل اگلی فلم کا جو کہ 2022 میں ریلیز ہوئی تھی اس کے نمایاں اداکاروں میں سوسی بیکن اور ٹی اوشر شامل ہیں جبکہ ڈائریکٹر پارکر فلن ہیں۔ یہ کہانی ہے ایک ایسے نفسیات دان کی جو ایک مریض کی خودکشی کے بعد ایسی کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے جس میں ایک ہنستی ہوئی شخصیت اس کا پیچھا کرتی ہے۔ جیسے ہی وہ اس معاملے کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس ہنستی ہوئی شخصیت سے ان کے ماضی کا بھی تعلق نکل آتا ہے۔ سسپنس سے بھرپور مناظر رکھنے والی یہ فلم دیکھنے والے کو دم بخود کیے رکھتی ہے۔

اَنٹل ڈان: یہ فلم بھی تجس اور خوف کے احساسات سے بھرپور ہے۔ 2025 میں ریلیز ہونے والی اس فلم میں اریلا روبن اور مائیکل سیمینو نے کام کیا ہے اور ڈائریکشن ڈیوڈ ایف سینڈ برگ کی ہے۔

فلم حلال ایک اور تنازعہ کا شکار

فلم کمبلنگی نائٹس کے معروف اداکار شین نگم کی اداکاری والی فلم کی حالت نازک ہے۔ فلم مسلسل خطرے کی زد میں ہے۔ سی بی ایف سی نے ابتدائی طور پر گائے کا گوشت کھانے کے منظر کی وجہ سے فلم کو سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا تھا، جس سے فلم بنانے والوں کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اب کیتھولک کانگریس نے بھی فلم پر مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا الزام لگایا ہے، جس سے بنانے والوں کے لیے ایک اور مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے جمعہ کو کیتھولک کانگریس کی شکایت کو منظور کرتے ہوئے فلم کو ذاتی طور پر دیکھنے کی درخواست کی۔ عدالت نے کہا کہ وہ 21 اکتوبر کو ججوں کو ذاتی طور پر فلم دیکھنے کے لیے سماعت کرے گی۔ جسٹس وی جی ارون نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر فلم دیکھیں گے اور پھر کوئی فیصلہ کریں گے۔ کیتھولک کانگریس نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ یہ فلم لو جہاد کے معاملے کی تعریف کرتی ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ فلم میں تھمار اسری (کوزی کوڈ میں ایک جگہ) کے بشپ (کیتھولک پادری) کو اس طرح کے تعلقات کے حق میں دکھایا گیا ہے۔ شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر فلم کو اس طریقے سے ریلیز کرنے کی اجازت دی گئی تو اس سے عیسائی برادری کے جذبات مجروح ہو سکتے ہیں اور معاشرے میں منفی پیغام جا سکتا ہے۔

سنہ 2025 کی وہ بالی وُڈ فلمیں جن کا شائقین کو بے تابی سے انتظار ہے

'دے دے پیار دے ٹو': 'دے دے پیار دے ٹو' سنہ 2019 ریلیز ہونے والی سپر ہٹ فلم 'دے دے پیار دے' کا سیکوئل ہے جسے انشل شرما نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ فلم کی کاسٹ میں اجے دیوگن، آر مادھون اور رکل پریت سنگھ شامل ہیں 'ٹی سیریز فلمز' اور 'لو فلمز' کے جھنڈے تلے پروڈیوس کی گئی اس فلم کی شوٹنگ انڈیا اور لندن میں کی گئی ہے جبکہ یہ رواں برس 14 نومبر کو ریلیز کی جائے گی۔

'تھما': 'تھما' ایک ہارر کامیڈی رومانوی فلم ہے جس کی ہدایت کاری آدتیہ سرپوتدار نے کی ہے۔ فلم میں آیوشمان کھرانہ کے ساتھ رشمیکا مندانہ، نوازالدین صدیقی اور پاریش راول اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ یہ فلم میڈاک ہارر کامیڈی یونیورس کی پانچویں قسط ہے اور اسے رواں ماہ کی 21 تاریخ کو دیوالی کے موقعے پر ریلیز کیا جائے گا۔

'دھورندھر': 'دھرندھر' ایک ہائی ایکشن جاسوس تھرلر فلم ہے جسے آدتیہ دھر نے لکھا ہے اور اس کی ڈائریکشن بھی کی ہے۔ فلم میں رنویر سنگھ، سنجے دت، آر مادھون، ارجن رامپال، اکشے کھنہ، سارا ارجن اور راکیش بیدی شامل ہیں۔ یہ فلم رواں برس دسمبر کی پانچ تاریخ کو ریلیز کیا جائے گا۔

'تیرے عشق میں': 'تیرے عشق میں' ایک رومانوی ڈرامہ فلم ہے جس میں کریتی سینن اور دھنوش مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کا نام سنہ 2023 میں کلرز ٹی وی پر نشر ہونے والے ایک سپر نیچرل فینٹسی شو تیرے عشق میں گھائل سے ملتا جلتا ہے مگر یہ فلم مکمل طور پر الگ کہانی اور فارمیٹ رکھتی ہے۔ شائقین کریتی سینن اور دھنوش کی جوڑی کو پہلی بار بڑے پردے پر دیکھنے کے لیے پرجوش ہیں۔

'ایک دیوانے کی دیوانیت': 'ایک دیوانے کی دیوانیت' ایک رومانوی ڈرامہ فلم ہے جس کی ہدایت کاری ملپ زاویری نے کی ہے۔ فلم میں ہرش وردھن رانے اور سونم باجوہ مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔ دیسی موویز فیکٹری کے بینر تلے پروڈیوس کی گئی یہ فلم رواں ماہ کی 21 تاریخ کو دیوالی کے موقعے پر ریلیز کی جائے گی۔

فلم دنگل کی اداکارہ زائرہ وسیم کا نکاح، تصاویر شیئر کر دیں

بالی ووڈ فلموں دنگل اور سیکرٹ سپر اسٹار میں اپنی شاندار اداکاری سے شہرت حاصل کرنے والی سابق اداکارہ زائرہ وسیم کا نکاح ہوگیا، تصاویر شیئر کر کے اداکارہ نے مداحوں کو خوشگوار حیرت میں ڈال دیا۔ اداکارہ زائرہ وسیم نے 2019 میں اسلام کی خاطر شوبز کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ زائرہ نے انسٹاگرام پر دو تصاویر شیئر کی ہیں، ایک میں وہ نکاح نامے پر دستخط کر رہی ہیں۔ دوسری تصویر میں شادی کے موقع پر سرخ رنگ کا عروسی لباس زیب تن کیے دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے تصاویر شیئر کرتے ہوئے کیپشن میں لکھا: "قبول ہے" یاد رہے کہ زائرہ وسیم نے اپنے کیریئر کا آغاز عامر خان کی فلم دنگل (2016) سے کیا تھا، جس میں انہوں نے نوجوان گیتا پھوگٹ کا کردار نبھایا۔ بعد ازاں وہ سیکرٹ سپر اسٹار اور دی اسکائے اِز پنک میں بھی جلوہ گر ہوئیں۔ اُن کے مداحوں اور ساتھی فنکاروں نے سوشل میڈیا پر نیک خواہشات اور دعاؤں کا اظہار کیا ہے، جبکہ زائرہ کی پوسٹ کو لاکھوں لائکس مل چکے ہیں۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ایودھیا میں بھویہ دیپ وتسو کا انعقاد 26 لاکھ سے زائد دیئے جلا کر بنا عالمی ریکارڈ

1100 ڈرون نے ایودھیا کے آسمان میں اُکیری راما کتھا، حیرت انگیز منظر دیکھ کر چمک اٹھیں آنکھیں، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا جہاں کبھی رام بھکتوں پر گولیاں چلی تھیں ہم نے وہاں دیئے جلائے

ایودھیا۔ ایودھیا دیپوتسو 2025 کے عظیم الشان جشن کے دوران، رام کی پیڈی میں کوریوگراف شدہ میوزیکل ڈرون شو نے دلکش پرفارمنس پیش کی۔ 1100 "میک ان انڈیا" ڈرونز نے رامائن سے لے کر ایودھیا کے آسمانوں میں مختلف اقساط کو زندہ کیا، گویا پورا آسمان بھگوان رام کی تصویروں اور ان کے تصورات کے ساتھ زندہ ہے۔ رامائن کے مختلف اقساط کی جھلکوں نے سامعین کو مسحور کر دیا۔ کوریوگراف شدہ میوزیکل ڈرون شو دیپوتسو 2025 کی خصوصی پیشکشوں میں سے ایک تھا۔ ڈرون شو میں بھگوان رام اور رامائن کے مناظر پیش کیے گئے تھے، جس میں دلکش شخصیتوں کو دکھایا گیا تھا جیسے "جے شری رام"، "شری رام کمان پکڑے ہوئے، ہنومان سنجیوانی پہاڑ، رام سیتو، اور شری رام جنم بھو۔ آواز اور موسیقی کے کامل توازن نے رام کی پیڈی میں ایک انوکھا تماشا بنایا۔ پیڈی کے کنارے سے لے کر سریو گھاٹ تک ہر سمت روشنی، آواز اور جذبات کی لہر نظر آرہی تھی۔ ایودھیا میں اس شاندار تقریب کی تیاریاں مہینوں سے جاری تھیں۔ سریو گھاٹ کو زندہ کرنے کے لیے ہزاروں ملازمین اور رضا کاروں نے دن رات کام کیا۔ دیپوتسو 2025 نے ثابت کر دیا کہ جب لگن، نظم وضبط اور انتظامی ہم آہنگی یکجا ہو جائے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یہ ریکارڈ صرف تعداد کا نہیں ہے بلکہ ایودھیا کی عقیدت اور ثقافتی اتحاد کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ چراغ نہ صرف بھگوان شری رام کے وقار اور نظریات کی علامت ہیں بلکہ ہندوستان کی روایت اور جدیدیت کے سنگم کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ اب پوری دنیا سے سناتن دھرم کے پیروکار ایودھیا آرہے ہیں۔ ہندوستان کے کونے کونے سے لوگ رام للا کی زیارت کرنے آرہے ہیں۔ آج ایودھیا ترقی کر رہا ہے۔ یہ وہی اتر پردیش ہے جہاں غریبوں کے گھروں میں بیت الخلاء بن رہے ہیں۔ COVID-19 وبائی امراض کے بعد سے لوگوں میں راشن تقسیم کیا گیا ہے، اور اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں، تو انہیں آیوشمان یوجنا کے تحت پانچ لاکھ روپے کا سیکورٹی کور فراہم کیا جاتا ہے۔ ریاست میں اب رام راجیہ قائم ہو چکا ہے۔ لوگ اب کسی قسم کی روحانی، الٰہی، یا مادی مصیبت میں مبتلا نہیں ہیں۔ آج ریاست قانون کے تحت چل رہی ہے۔ پہلے تہواروں کے موقع پر فسادات ہوتے تھے۔ پہلے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ریاست میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آٹھ سال بعد اتر پردیش مافیا راج اور غنڈہ گردی سے آزاد ہوا ہے۔ ریاست کو اب شناخت کے بحران کا سامنا نہیں ہے۔ مجرم خوفزدہ ہیں۔ کسان خوشحال ہیں۔ نوجوانوں کے لیے مواقع ہیں۔ خواتین محفوظ ہیں۔ ہر دل میں جوش اور ولولہ ہے اور جہاں کبھی گولیاں چلتی تھیں وہاں اب چراغ جل رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایودھیا میں رام مندر وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بنایا گیا تھا۔ ہم یہ نہیں بھول سکتے کہ کانگریس پارٹی نے کہا تھا کہ رام کا کوئی وجود نہیں ہے۔ رام ایک افسانہ ہے۔ سماج وادی پارٹی پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رام مندر تحریک کے دوران رام جنم بھومی تحریک کے دوران سماج وادی پارٹی کے ارکان نے رام بھکتوں پر گولی چلائی تھی۔ انہوں نے گولیاں چلائیں لیکن ہم چراغ جلا رہے ہیں۔ انہوں نے دیواروں پر تالے لگائے تھے لیکن ہم ایمان کو آزاد کر رہے ہیں۔ آج ایودھیا ترقی اور وراثت کا شاندار سنگم بن رہا ہے۔ یہ لوگ غیر ملکی حملہ آوروں کی قبروں پر جاتے ہیں لیکن رام للا کے تقدس کی دعوت پر بھی نہیں آئے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایودھیا میں یہ دیپوتسو 500 سال تک جاری رہنے والی ایمان کی جدوجہد کی فتح کی علامت ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد، ہر ہندوستانی ثقافتی آزادی کی خواہش کرتا تھا۔ تاہم، کچھ لوگوں نے سناتنیوں کے عقیدے کو قید کرنے کی کوشش کی، لیکن آج بھگوان شری رام اپنے شاندار مندر میں بیٹھے ہیں۔ سناتنیوں نے اپنے مزار کے لیے 500 سال تک جنگ کی۔

لکھنؤ کا دنیا کے دیگر ممالک سے براہ راست ہوائی رابطہ ہوگا: راجناتھ سنگھ

میں رکن پارلیمنٹ رہوں یا نہ رہوں، لکھنؤ کی ترقی کے لیے ہمارا عزم برقرار رہے گا: وزیر دفاع

لکھنؤ، 19 اکتوبر (ہ س)۔ وزیر دفاع اور علاقائی رکن پارلیمنٹ راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو لکھنؤ میں بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی اور سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے مجسموں کی نقاب کشائی کی۔ راجناتھ سنگھ نے سیکٹر ایف میں ایک کمیونٹی سینٹر اور جانکی پورم کے سیکٹر 6 میں ایک لائبریری کا بھی افتتاح کیا۔ اس موقع پر لکھنؤ کے ایم پی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ میں ایم پی رہوں یا نہ رہوں، لکھنؤ کی ترقی کے لیے میری مکمل وابستگی رہے گی۔ میں نے جو کچھ ہو سکا وہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ لکھنؤ کا دنیا بھر کے دیگر ممالک کے ساتھ فضائی رابطہ ہونا چاہیے۔ اس کے حصول کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ کرشاتی کام کر رہی ہے۔ لوگوں کو شادی کے لیے جگہ نہیں مل رہی تھی۔ لکھنؤ کے ہر اسمبلی حلقہ میں ایک بڑا کمیونٹی سینٹر قائم کیا جائے گا۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے صرف تھوڑی سی رقم درکار ہوگی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ایک بھی پارک ایسا نہیں چھوڑا جائے جہاں اوپن جم کا انتظام نہ ہو۔ لکھنؤ کے 301 پارکوں میں اوپن جم شروع ہو چکے ہیں اور آج سے 250 مقامات پر اوپن جم شروع ہو رہے ہیں۔ لکھنؤ میں 1250 سولر لائٹس لگائی گئی ہیں۔ 25 فلائی اوورز کی منظوری دی گئی ہے۔ ان میں سے 14 تعمیر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید 11 فلائی اوورز کی منظوری دی گئی ہے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ لکھنؤ تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہمارا لکھنؤ بھی دنیا کے ٹاپ 10 شہروں میں شامل ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ لکھنؤ نمبر ون بنے۔ ہمارا شہر عالمی معیار کا بننا چاہیے۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی لکھنؤ کو سوچھ بھارت سروے میں ہندوستان کے سرفہرست تین شہروں میں منتخب کیا گیا تھا۔ اتر پردیش میں پہلے نمبر پر، ہندوستان میں تیسرے نمبر پر۔ ہمیں لکھنؤ کو صفائی کے معاملے میں نمبر ون بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میرا وژن لکھنؤ کو عالمی معیار کا شہر بنانا ہے جہاں روایت اور جدیدیت خوبصورتی سے ملتی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، راجیہ سبھا ایم پی ڈاکٹر دنیش شرما، راجیہ سبھا ایم پی برجلال، میئر سشما کھڑکوال، ایم ایل سی مکیش شرما، رام چندر پردھان، بی جے پی میٹروپولیٹن صدر آنند دویدی، ایم ایل اے نیرج بورا، یوگیش شکلا، رام اوتار کنوجیا، سوربھ والمیکی اور دیگر تقریب میں موجود تھے۔ تقریب کے بعد وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کونسلر راج کماری موریہ کی رہائش گاہ پر جا کر ان کی والدہ کی تصویر پر خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کی والدہ کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ 21 اکتوبر کو نیشنل پولیس میموریل میں شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کریں گے

نئی دہلی، 19 اکتوبر (ہ س)۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ 21 اکتوبر کو پولیس یادگاری دن کے موقع پر نئی دہلی میں نیشنل پولیس میموریل میں شہید پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔ مرکزی تقریب مرکزی مسلح پولیس فورسز اور دہلی پولیس کی مشترکہ پریڈ ہوگی۔ وزارت داخلہ کے مطابق وزیر دفاع کے ساتھ وزیر مملکت برائے داخلہ امور، سی اے پی ایف کے سربراہان اور سی پی اوز، ریٹائرڈ ڈی جیز اور دیگر افسران بھی ہوں گے۔ جو شہداء کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔ تقریب کے دوران وزیر دفاع شہداء کی بہادری کو یاد کریں گے اور پولیس فورسز کو درپیش چیلنجز پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ تقریب کا اختتام ہاٹ اسپرنگس میں شہداء کی یادگار پر پھولوں کی چادر چڑھانے کے ساتھ ہوگا۔ 22 سے 30 اکتوبر تک یہاں کئی تقریبات کا انعقاد کیا جائے گا، جن میں شہداء کے خاندانوں کے دورے، پولیس بینڈ پرفارمنس، موٹر سائیکل ریلی، "رن فار مارٹیرز" "خون کا عطیہ کیمپ، مضمون نویسی اور پینٹنگ کے مقابلے شامل ہیں۔

بہار اسمبلی انتخابات:

عظیم اتحاد میں اختلافات طشت از بام! کئی سیٹوں پر آر جے ڈی اور کانگریس نے اتارے اپنے اُمیدوار

پٹنہ:۔ بہار میں عظیم اتحاد میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ سیٹوں کے بٹوارے پر آر جے ڈی اور کانگریس کے بیچ اختلافات اب کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ کانگریس صدر راجیش رام کے خلاف اپنا امیدوار کھڑا کر کے، آر جے ڈی نے واضح اشارہ دے دیا ہے کہ بات کافی بڑھ چکی ہے۔ ادھر، جھارکھنڈ مکتی مورچہ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ دوستانہ لڑائی کے لیے نہیں بلکہ جیت کے لیے انتخابی اکھاڑے میں ہے۔ کئی سیٹوں پر عظیم اتحاد میں شامل پارٹیوں کے امیدوار اب آمنے سامنے آ گئے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ اپوزیشن عظیم اتحاد میں اتفاق نہیں ہے۔ سیٹوں کی تقسیم کو لے کر آر جے ڈی اور کانگریس کے درمیان جھگڑا اب دوستانہ لڑائی کی حدوں سے نکل کر کھلی جنگ میں تبدیل ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ دونوں پارٹیوں نے کئی سیٹوں پر ایک دوسرے کے خلاف امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق، آر جے ڈی اور کانگریس لیڈروں کے درمیان رابطہ عملاً ختم ہو گیا ہے۔ اعلیٰ قیادت کی طرف سے بھی کوئی واضح مداخلت نہیں ہوئی ہے۔ صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ دونوں پارٹیاں کئی اسمبلی سیٹوں پر اپنے اپنے امیدوار کھڑے کرنے سے پیچھے نہیں ہٹ رہی ہیں۔ اس سے عظیم اتحاد میں تامیل کا فقدان نظر آرہا ہے۔ عظیم اتحاد میں اختلاف لال گنج (ویشالی) میں آر جے ڈی سے شیوانی شکلا اور کانگریس کے آدتیہ کمار راجہ آمنے سامنے ہیں۔ ویشالی اسمبلی سیٹ پر آر جے ڈی نے اجے کشواہا کو امیدوار بنایا ہے۔ جموئی کے سکندرا میں کانگریس سے ادئے جبکہ آر جے ڈی سے ونود چودھری میدان میں ہیں۔ کانگریس نے نوادہ کے وارسلی گنج میں منتن سنگھ کو میدان میں اتارا ہے، جب کہ آر جے ڈی نے انیتا دیوی (اشوک مہتو کی بیوی) کو ٹکٹ دیا ہے۔ کانگریس نے سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) بی کے روی کو سمستی پور اسمبلی حلقے سے اُمیدوار بنایا ہے جبکہ سی پی آئی (ایم) نے لکشمن پاسوان کو میدان میں اتارا ہے۔ بھاگلپور کے کہلگاؤں میں کانگریس نے پروین کشواہا کو ٹکٹ دیا ہے تو رجنیش یادو آر جے ڈی کے لیے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ بسفی، مدھوبنی میں کانگریس کے راشد فاخری اور آر جے ڈی کے آصف احمد آمنے سامنے ہیں۔ موجودہ کانگریس ایم ایل اے پرتیما داس کو ویشالی کے راجا پاکڑ سے ٹکٹ ملا ہے جبکہ سی پی آئی (ایم) کے موہت پاسوان نے بھی اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ کانگریس نے بہار شریف سے عمر خان کو امیدوار بنایا ہے، جبکہ سی پی آئی (ایم) کے شیو پرکاش یادو بھی میدان میں ہیں۔ یہ سیٹ 2020 میں آر جے ڈی کے پاس تھی۔ بیگوسرائے کے بچھواڑہ میں کانگریس کے پرکاش داس اور سی پی آئی کے اودھیش رائے آمنے سامنے ہیں۔ مونگیر تاراپور میں آر جے ڈی نے ارون کمار شاہ کو جبکہ وی آئی پی نے سکل دیو نے کاغذات نامزدگی داخل کیے ہیں۔ بھبوا، کیمور میں، مقابلہ آر جے ڈی کے وریندر کشواہا اور وی آئی پی کے بال گووند کے درمیان سیدھا مقابلہ ہے ابتدائی طور پر، یہ مانا جا رہا تھا کہ ان سیٹوں پر عظیم اتحاد کے اندر ایک 'دوستانہ لڑائی' ہوگی۔

ایوارڈ یافتگان اساتذہ کے اعزاز میں اتحاد ویلفیئر ٹرسٹ اور سویرا فاؤنڈیشن کی جانب سے استقبالیہ تقریب

(حسین سلطان شیخ): ممبرا سے اردو ساہتیہ اکادمی اور ٹی ایم سی سے ایوارڈ یافتگان اساتذہ کے اعزاز میں اتحاد ویلفیئر ٹرسٹ اور سویرا فاؤنڈیشن اور کی جانب سے شمیم خان کی زیر نگرانی سید علی اشرف کی زیر صدارت جلسہ استقبالیہ وعشائیہ برائے ایوارڈ یافتگان منعقد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر معروف معمار فرید نوری، مشہور شاعر عرفان جعفری، عثمان شیخانی، سابق پرنسپل شیخ نسیرین، عادل خان اعظمی ودیگر نے شرکت فرما کر تقریب کو رونق بخشی ۔ جہاں ممبئی میں اردو اکیڈمی کی جانب سے امسال پچاس سالہ جشن منایا جس میں تین سال کی ایوارڈ تقسیم کا پروگرام بھی منعقد کیا گیا جہاں ریاست بھر سے درجنوں اساتذہ، شعرا و ادبا کو ایوارڈ و اعزاز سے نوازا گیا اس میں ممبرا کے چار معلمین کو ایوارڈ دیا گیا اور میونسپل کی جانب سے دو اساتذہ کو میئر ایوارڈ ملا انکے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں اتحاد ویلفیئر ٹرسٹ کے صدر شمیم احمد خان نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کے لئے یہ انتہائی فخر کی بات ہے کہ امسال مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادیمی کی جانب سے ہمارے شہر کے ہونہار محنتی اساتذہ کو ایوارڈ سے نوازا گیا یہ ان کی برسوں کی محنت، قربانیوں اور علم دوستی کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ آپ کی شخصیت کے سامنے یہ ایوارڈ کچھ بھی نہیں لیکن یہ محض ایک رسم ہے جس کا مقصد آپ اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے شمیم خان نے کہا کہ یہ تقریب کوئی بڑا پروگرام نہیں بلکہ ہمارے شہر کے آپ ایک قابل وعزت مآب اساتذہ وہم جیسے شاگردوں کے درمیان احترام، خلوص اور تعلق کی خوبصورت ملاقات کا ایک بہانا ہے انھوں نے کہا مختصر دعوت پر آنے والے سبھی اساتذہ کا خیر مقدم کیا اور ان کی گلپوشی وشال پوشی کی انھوں نے مزید کہا کہ ممبرا کا تعلیمی معیار مسلسل بڑھ رہا کے جسی وجہ والدین وطلبا کی محنت اور اساتذہ کی جدوجہد کارفرما ہے۔ جب کہ اس دوران ممبرا کے سینئر لیڈر سید علی اشرف نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کا المیہ ہے کہ ہمارے یہاں اسطرح کے پروگرام کم ہوتے ہیں جب کہ پڑوسی شہر بھیونڈی میں اسطرح کے ادبی تعلیمی پروگرام بہت ہوتے ہیں ایسے پروگرام ہونے سے سماج میں اچھائی بڑھتی ہیں لوگ اساتذہ، علما، ادیبوں کے قریب آتے ہیں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ سید علی اشرف نے مزید کہا کہ میونسپل کی اسکولوں میں سب سے اچھی پڑھائی تھانے میں سب سے اچھی ہمارے اردو اسکولوں میں ہوتی ہے جب کہ سب سے زیادہ بچے بھی ہمارے یہاں کی اسکولوں میں ہی ہیں آج بھی شہر بھر میں اردو اسکولوں میں بچوں کی خاصی تعداد ہے لیکن انتظامیہ کی تساہلی اور عدم دلچسپی صاف طور پر دیکھی جاسکتی ہے کہ کس طرح سے اردو اور اردو اسکولوں کے ساتھ سوتیلا سلوک کیا جاتا ہے سہولیات کا فقدان، بنیادی چیزوں کی کمی لیکن اسکے باوجود بہتر نتائج لانا ہمارے ان اساتذہ کی انتھک محنت وکوشش کارفرما ہے۔ اس دوران مہمان خصوصی محمد فرید زری والا (نوری) نے کہا کہ اسطرح کے ادبی و تعلیمی پروگرام کرانے کے لئے ہم جلد ہی دارالرحمت ٹرسٹ کی جانب سے ایک آڈیٹوریم بنا کر اردو ادب والوں کے سپرد کریں گے انھوں نے کہا آج کی بزم سجانے والے شمیم خان اور انوار الحق خان سہارا کو ڈھیر ساری مبارکباد کہ انکا ذہن ایسے پروگرام کی طرف گیا جو شہر میں کم ہی ہوتا ہے فرید نوری نے کہا آج شہر میں سیاسی اور سماجی پروگرام احتجاج تو بہت ہوتے ہیں لیکن اسطرح کے پروگرام جو وقت کی اہم ضرورت ہیں وہ وہنا انتہائی لازمی ہے انھوں نے اس موقع پر ایوارڈ یافتگان و پروگرام منعقدہ کرنے والوں کو مبارکباد بھی پیش کی۔ جب کہ معروف شاعر وادیب عرفان جعفری نے بھی تمام اساتذہ و آرگنائزرس کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہمارے ان معلمین میں سے کتنے ایسے جو اپنی ڈیوٹی کے علاوہ ادب کے لئے وقت نکالتے ہیں ادبی سطح پر کام کر رہے ہیں ان اساتذہ میں سے کئی ٹیچر کے ساتھ ساتھ ادیب بھی ہیں شاعر بھی ہیں محقق بھی ہیں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے پر شمیم خان وانوار سہارا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جب کہ سویرا فاؤنڈیشن کے صدر و معروف صحافی انوار الحق خان نے کہا کہ یہ تقریب کوئی بڑا پروگرام نہیں بلکہ ہمارے شہر کے آپ ایک قابل و عزت مآب اساتذہ وہم جیسے شاگردوں کے درمیان احترام، خلوص اور تعلق کی خوبصورت ملاقات کا ایک بہانا ہے۔ انوار الحق خان نے اس موقع پر سید علی اشرف، شمیم خان اور فرید نوری کو متوجہ کرتے ہوئے کہا اس شہر میں ادبی نشستیں منعقد کرنے کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں کوئی سستا ہال، آڈیٹوریم نہیں ہے اس پر آپ لوگ توجہ دیں۔ اس دوران تھانے میونسپل اسکول کے مشتاق پٹھان سر نے کہا کہ ہماری اسکولوں میں گذشتہ کئی برسوں سے 18 ہیڈ ماسٹروں کی کمی ہے لیکن مراٹھی کی خالی اسامیوں کو پر کر دیا گیا لیکن ہمارے اردو اسکولیں بغیر ہیڈ ماسٹرس کے ہی چل رہی ہیں۔ اس پر انھوں نے موجودہ ذمہ داران سے توجہ دینے کی اپیل کی۔ اور اس تقریب میں حال ہی میں لندن پارلیمنٹ میں اعزاز سے نوازے جانے والے ممبرا کے نامور معمار و سماجی کارکن فرید نوری کو فخر ممبرا ایوارڈ سے نوازا گیا اور مبارکباد پیش کی گئی۔ وہیں اس خوبصورت پروگرام کی نظامت جہاں ندیم بیگ سر، امتیاز خان (اردو) اور ضیاء اللہ خان سر اپنے خوبصورت و نرالے انداز میں کر رہے تھے۔ اسکے بعد مہمانان کے ہاتھوں اردو اکادمی کی جانب سے چار اساتذہ ڈاکٹر ماجد انصاری (پرنسپل حسنہ عبدالملک مدو کالج کلیان وسابق پرنسپل مہاراشٹر کالج ممبئی)، خان اسرائیل سر (سابق معلم پٹیل اردو ہائی اسکول ممبرا)، انصاری کلثوم بانو کشفی (معلمہ تھانے اردو میونسپل اسکول نمبر 124 ممبرا)، ڈاکٹر عصما بنت رحمت اللہ (معلمہ سعدیہ اردو ہائی اسکول ممبرا) اسکے علاوہ تھانے مونسپل کارپوریشن کی جانب سے میئر ایوارڈ پانے والے مونسپل اسکول کے دو اساتذہ سفیان انصاری (ٹی ایم سی اسکول نمبر 40 آئیڈیل مارکیٹ کوسہ ممبرا)، سید کنیز فاطمہ باسط حسین (ٹی ایم سی اردو اسکول نمبر 96 شملہ پارک ممبرا) کو اتحاد ویلفیئر ٹرسٹ اور سویرا فاؤنڈیشن کی جانب سے ایوارڈ، گلدستہ، شال اور دیگر اعزازات وتحائف مہمانان کے ہاتھوں نوازا گیا۔ اس دوران یہاں خان سعد اللہ سر (اسد اللہ خان انگلیش اسکول) معلمہ لبنیٰ کھوت، فرحانہ شیخ (سینٹرل پبلک اسکول)، نسرین شیخ (عبداللہ پٹیل اسکول)، نصیر خان سر، روبینہ شیخ، نجمہ خان مس (سعدیہ اردو ہائی اسکول ممبرا)، عمران فرید (رفیقیہ اردو انگلیش اسکول)، ڈاکٹر کمال انظر (الہدایہ اسکول)، سید جاوید، معلمہ مبار کنسا، ان صار شیخ، جاوید شیخ، عظیم خان، صلاح الدین ان صاری (ٹی ایم سی اردو اسکول)، ریحان پیٹل والا، احتشام خان (پپو بھائی)، مفتی اشرف، مولانا عبدالوہاب قاسمی، مولانا فیصل مدنی، مولانا شفیق الرحمن ندوی، حافظ ایوب، حافظ کرم حسین، حافظ عبدالرب مدنی، حافظ لقمان، شعیب خان، جاوید میڈیل، اشفاق صدیقی ودیگر مہمانان موجود تھے۔

نو آبادیاتی تعلیم نے ہندوستانی ذہن کو نقصان پہنچایا، آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت

ممبئی، 19 اکتوبر (ہ س)۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا ہے کہ ہندوستان کی قدیم تہذیب کا بنیادی مقصد علم کا اشتراک تھا، نہ کہ فتوحات۔ انہوں نے کہا کہ قدیم ہندوستانی اپنے علمی اور روحانی ذخیرے کے ساتھ میکسیکو سے لے کر سائبیریا تک گئے، لیکن کبھی کسی پر غلبہ حاصل کرنے یا مذہب تبدیل کرانے کی کوشش نہیں کی۔ اتوار کو ممبئی میں "آریہ یوگ وشئے کوش" انسائیکلوپیڈیا کے اجرا کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ ہمارے اجداد نے ہمیشہ خیر سگالی اور انسانی اتحاد کے پیغام کے ساتھ دنیا کو متاثر کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخی حملہ آوروں نے اگرچہ دولت لوٹی، مگر سب سے بڑا نقصان ان نوآبادیاتی قوتوں نے کیا جنہوں نے "ہندوستانی ذہنوں کو لوٹ لیا" اور فکری غلامی مسلط کی۔ انہوں نے "مکالے نالج سسٹم" کو ہندوستانی فکری زوال کی بڑی وجہ قرار دیا، جس نے مقامی تعلیمی ڈھانچے اور خود اعتمادی کو کمزور کر دیا۔ ان کے مطابق اب ہندوستان کو اپنی علمی روایتوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور نوآبادیاتی اثر سے نجات پانے کی ضرورت ہے۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی کہا کہ عالمی ترقیات سے انکار نہیں بلکہ سمجھداری سے ان کا انتخاب کیا جانا چاہیے۔ بھاگوت نے اپنے خطاب میں سائنس اور روحانیت کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انسانی ادراک محدود ہے اور مطلق سچائی تک پہنچنے کے لیے ذہن اور جسم کی حدوں سے آگے جانا ضروری ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ انسان سات رنگ دیکھتا ہے، کتے دو اور مرغیاں تین — جو یہ بتاتا ہے کہ حقیقت کا ادراک ہر مخلوق کے لیے مختلف ہے۔ اس موقع پر "آریہ یوگ وشئے کوش" انسائیکلوپیڈیا کی پہلی جلد کی نقاب کشائی کی گئی۔ یہ انسائیکلوپیڈیا احمد آباد کے گیتارتھ گنگا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے تیار کیا ہے، جس پر تیس سال سے زائد تحقیق کی گئی۔ اس منصوبے میں 108 بڑے موضوعات اور 15 ہزار ذیلی عنوانات شامل کیے جائیں گے، جنہیں تیس جلدوں میں شائع کیا جائے گا۔ اختتام پر بھاگوت نے کہا کہ دنیا تباہی کے دہانے پر ہے اور ایسے وقت میں ہندوستان کو اپنی روحانی اور سائنسی جڑوں سے جڑ کر دنیا کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ علم کا مقصد تسلط نہیں بلکہ فلاحِ انسانیت ہے۔

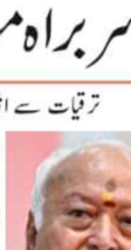

میری زندگی مکمل طور پر دوسروں کی فلاح وبہبود کے لیے وقف ہے: دلائی لامہ

دھرم شالہ، 19 اکتوبر (ہ س)۔ تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ نے کہا کہ یہ واقعی بہت اچھا ہوگا اگر ہم وقتاً فوقتاً مکالمے میں مشغول رہیں، یہاں تک کہ بدھ مت کے نقطہ نظر سے بھی۔ رسومات ادا کرنے کے بجائے اس طرح کے مکالموں میں مشغول رہنا بہت مفید ہے۔ اگر حالات مستحکم رہے تو دماغ اور زندگی مستقبل میں بھی جاری رہ سکتی ہے۔ روحانی پیشوا نے ان خیالات کا اظہار مائنڈ اینڈ لائف انسٹی ٹیوٹ اور مائنڈ اینڈ لائف یورپ کے نمائندوں کے ساتھ کیا جنہوں نے اتوار کو ان سے ملاقات کی۔ دلائی لامہ نے کہا کہ جب میں لہاسا میں تھا، میں نے فلسفیانہ روایت کا مطالعہ کیا اور چیلینجنگ اور عکاس دونوں زاویوں سے بحث کی مشق کی۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو اپنے ذہن کو استعمال کرتے ہیں۔ میرے معاملے میں، جب میں پڑھ رہا تھا، میں نے اپنے دماغ کو بھی استعمال کیا۔ جب میں نے بچپن میں تعلیم حاصل کی تو اس میں ایک خوف شامل تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ میرے اساتذہ مجھے سزا دیں گے۔ سائنس دان ہماری بدھ روایات میں موجود منطق، علمیات اور تنقیدی سوچ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان دنوں، میں ہر صبح اٹھتے ہی بودھی چت کاشت کرتا ہوں اور ان تمام لوگوں کی بھلائی کے لیے دعا کرتا ہوں جو مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ میری زندگی مکمل طور پر دوسروں کی فلاح وبہبود کے لیے وقف ہے۔ میں ایک راہب کے بھیس میں ایک مذہبی رہنما ہوں، لیکن جب میں لیکچر دیتا ہوں تو اکثر سائنس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جس تنقیدی سوچ میں مشغول ہیں وہ سائنسی تحقیقات سے ملتی جلتی ہے۔ تجربات ہماری ماؤں سے پیدا ہوتے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے جذبات کی جڑیں شعور میں ہیں۔ لہٰذا، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ دماغ کیسے کام کرتا ہے، کیونکہ زندگی دماغ پر مبنی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دھرم شالہ میں 29 واں مائنڈ اینڈ لائف ڈائیلاگ منعقد ہوا۔ 120 سے زیادہ سائنس دان، اسکالرز، فکری مشق کرنے والے، کاروباری رہنما، پالیسی ساز، اور دیگر ذہن کی نوعیت اور مصنوعی ذہانت کے امکانات اور چیلنجوں کو دریافت کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ ان کے ساتھ تبتی تعلیمی اور ثقافتی اداروں کے مہمان بھی شامل تھے۔ اس تقریب کا اہتمام مائنڈ اینڈ لائف انسٹی ٹیوٹ، مائنڈ اینڈ لائف یورپ اور دلائی لامہ ٹرسٹ نے کیا تھا۔

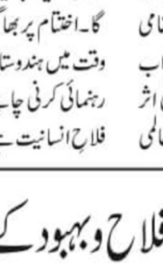

بہار انتخابات: اے آئی ایم آئی ایم کی پہلی فہرست جاری، 25 امیدواروں کا اعلان

پٹنہ، 19 اکتوبر (ہ س)۔ اسدالدین اویسی کی قیادت والی اے آئی ایم آئی ایم، جس نے انڈیا اتحاد کی جانب سے مسترد کیے جانے پر بہار انتخابات میں "100 سیٹوں" پر لڑنے کا عزم ظاہر کیا تھا، اتوار کے روز 25 امیدواروں کا اعلان کیا، جن میں دو غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ اس فہرست میں اے آئی ایم آئی ایم کے ریاستی صدر اختر الایمان اور بہار میں پارٹی کے اکلوتے ایم ایل اے کا نام شامل ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم نے پہلے 100 نشستوں پر الیکشن لڑنے کا عزم کیا تھا، لیکن اب 25 امیدواروں کی فہرست جاری کی ہے۔

حکومت ای-گاڑیوں پر 440 کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کرے گی

لکھنو: 19 اکتوبر (پی این ایس) یو پی حکومت پانچ سالوں میں صارفین کو ای گاڑیوں کی خریداری کے لیے 440 کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کرے گی۔ پچھلے تین سالوں میں اس اسکیم کے تحت صرف 85 کروڑ روپے فراہم کیے گئے۔ اگلے دو سالوں میں 355 کروڑ روپے فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بڑے پیمانے پر سبسڈی یو پی کو ای گاڑیوں کی سب سے بڑی مارکیٹ بنا دے گی۔ فی الحال، ملک میں فروخت ہونے والی کل ای گاڑیوں کا 18% یو پی کا ہے۔ اعلیٰ سطحی مجاز ای-وہیکل کمیٹی کی میٹنگ میں ریاست میں ای-گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اتر پردیش الیکٹرک وہیکل اینڈ موبلٹی پالیسی 2022 نے پہلے تین سالوں کے لیے اتر پردیش میں رجسٹرڈ تمام ای گاڑیوں کے لیے رجسٹریشن فیس اور روڈ ٹیکس میں 100% چھوٹ فراہم کی ہے۔ اس کی میعاد 13 اکتوبر 2025 تک تھی۔ چوتھے اور پانچویں سالوں میں، پالیسی نے ریاست کے اندر تیار اور رجسٹرڈ گاڑیوں کے لیے مالی مراعات فراہم کیں۔